الہامی پیغام

گلتیوں کے نام پولُس رسُول کے خط کی تفسیر

مُصنّف
جاناتھن ٹرنر

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

ناشرین:

آوازِ حق

۲۰۱۹

www.awazehaq.com

فہرستِ مضامین

باب	مضمون	صفحہ
۱	خوشخبری کا رسُول	۱
۲	کوئی اَور خوشخبری نہیں	۷
۳	اِلہامی خوشخبری	۱۳
۴	ختنہ کرنا ضروری نہیں	۱۸
۵	شریعت کے اعمال سے نہیں	۲۴
۶	راستبازی کی بنیاد	۳۰
۷	ہمارا نگہبان	۳۶
۸	وعدہ کے مُطابق وارِث	۴۲
۹	نکمی باتیں	۴۸
۱۰	ہاجرؔہ اور سارؔہ کی تمثیل	۵۴
۱۱	شریعت یا ایک نیا مخلُوق	۶۰
۱۲	رُوح کی ہدایت سے چلنا	۶۶
۱۳	جِسم اور رُوح	۷۲

فہرستِ مضامین

باب	مضمون	صفحہ
۱۴	نیکی کریں	۷۹
۱۵	سب سے اہم چیز	۸۵

تمہید

پاک کلام میں لکھا ہے، ''ہر ایک صحِیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لِئے فائِدہ مند بھی ہے تا کہ مردِ خُدا کامِل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لِئے بِالکل تیّار ہو جائے۔'' (۲۔تیِمُتھیُس ۳:۱۶۔۱۷)

''اِلہامی پیغام'' عُنوان کے تحت ہم آپ کی خدمت میں بائبل مُقدس کی مختلف کتابوں کی تفسیر پیش کرتے ہیں تا کہ نہ صِرف مسیِحی بلکہ غیر مسیِحی دوست بھی حکمت و زندگی سے بھرپور پاک کلام کو آسانی سے سمجھ کر خُدا کی نظر میں کامل و نیک بن سکیں۔ مگر آیئے سب سے پہلے یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ''اِلہام'' کیا ہے؟ اِلہام جس یونانی لفظ کا ترجمہ ہے، اُس کا مطلب ہے ''وہ جو خُدا کی طرف سے پُھونکا گیا''۔ یعنی جس طرح خُدا نے عملِ تخلیق کے وقت اِنسان کے نتھنوں میں اپنی رُوح پُھونکی تھی، اُسی طرح اُس نے پاک صحیفوں میں بھی اپنی تخلیقی رُوح پُھونک دی ہے۔ رُوح ُالقُدس کی یہ سرگرمی ابتدائی کلیِسیا کے لِئے اِس بات کا ثبوت تھی کہ یہ صحیفے اِلہامی ہیں۔ خُدا نے اپنے پاک رُوح کے وسیلے سے اپنا کلام اِنسانی لفظوں میں پُھونک دیا۔ اِسی ٹھوس حقیقت پر مسیِحی کلیِسیا نے ہمیشہ دعویٰ کِیا کہ بائبل مُقدس ایک اِلہامی کتاب ہے، یعنی اُس کا منبع و سرچشمہ خُدا ہے۔ تو آیئے، ہم بائبل مُقدس میں سے گلتیوں کے نام، پَولُس رسُول کے خط کی تفسیر پر غور کریں:

پہلا باب

خوشخبری کا رسُول

(گلتیوں ۱:۱-۵)

شائد سب سے اہم سوال ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ ہم کیسے خدا کے ساتھ اِطمینان و محبت کا رشتہ جوڑ سکتے ہیں؟ یا ہم اِسی سوال کو ذرا دوسرے انداز سے پوچھتے ہیں، مَیں جنت میں کیسے جا سکتا ہوں؟ یا میرے گناہ کیسے مُعاف ہو سکتے ہیں؟ یہ سوال ہم کیسے ہی کیوں نہ پوچھیں، بُنیادی فکر و پریشانی یہ ہے کہ جب ہماری یہ زندگی ختم ہو جائے گی تو پھر کیا ہو گا؟ کیا خدا ہمیں قبول کرے گا یا ہمیشہ کی سزا دے گا؟

اِس اہم سوال کا جواب دُنیا کے تقریباً سارے ہی مذہب یہ دیتے ہیں کہ اچھے کام کرو۔ مثال کے طور پر موسوی شریعت کا مرکزی اُصول یہ ہے کہ ''لعنت اُس پر جو اِس شریعت کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے اُن پر قائم نہ رہے...'' (اِستثنا ۲۷:۲۶، گلتیوں ۳:۱۰) اور ''...تم میرے آئین اور احکام ماننا جن پر اگر کوئی عمل کرے تو وہ اُن ہی کی بدولت جیتا رہے گا...'' (احبار ۱۸:۵، گلتیوں ۳:۱۲)

مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی شریعت پر مکمل طور پر عمل نہیں کر سکتا۔ ہم سب سے خطائیں اور غلطیاں سَر زد ہوتی ہیں۔ ہم نیکی و بھلائی کرنے سے گریز

کرتے ہیں۔ ہم سب نے گناہ کِیا ہے۔ کچھ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اچھے اعمال، بُرے اعمال سے زیادہ ہوئے تو خدا ہمیں قبول کر لے گا۔ اگر یہ حقیقت بھی ہوتی تو ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ہم نے اِتنی اچھائیاں اور نیکیاں کر لی ہیں کہ خدا ہم سے خوش ہے؟ وہ ہماری کِتنی خطائیں اور قصور معاف کرے گا؟ مگر اِس طریقۂ کار کے ساتھ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے گناہ کے اُس داغ کو کسی حالت میں بھی دُھو نہیں سکتے جو ہمارے بُرے کاموں کے سبب سے لگا ہے۔ خدا مکمل طور پر عادل و پاک ہے۔ وہ ہمارے کسی قصور و خطا کو درگزر نہیں کر سکتا خواہ وہ کِتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ اور اگر ہم کوئی نیکی یا بھلائی کا کام کرتے ہیں تو اِس کی خدا ہم سے توقع رکھتا ہے، خدا پر کسی قِسم کا کوئی احسان نہیں۔ یہ بات بھی ہے کہ جو بھلائی و نیکی ہمیں کرنا چاہیے ہم اُس سے زیادہ نہیں کر سکتے۔ اور جو اچھائی و بھلائی ہم کر رہے ہیں وہ اُن بُرے کاموں کا ازالہ نہیں ہے جو ہم پہلے کر چُکے ہیں۔

مسیحیت میں نجات پانے کی بُنیاد بہت ہی مختلف ہے۔ ہم نے جو نیکیاں کی ہیں اُن کے وسیلے سے نجات نہیں پائیں گے بلکہ ہماری نجات کا مرکز و محور مسیح یسوع کی وہ قربانی ہے جو اُس نے صلیب پر دی۔ بے گناہ و کامِل مسیح نے ہم گناہگار و کمزور اِنسانوں کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ مسیح نے ہمارا قرض ادا کر دیا۔ یہی وہ حقیقی خوشخبری ہے، ہم نااہل و نالائق خود سے اپنا یہ بھاری قرض کبھی ادا نہیں کر سکتے۔

نئے عہدنامے میں اعمال کی کتاب میں لکھا ہے کہ پولس رسول کِس طرح جگہ جگہ لوگوں کو یہ خوشخبری سُناتا رہا۔ بہت سے لوگ خوشخبری کے اِس پیغام سے مائل ہوئے، اور خوشی سے اِس سچائی کو قبول کِیا۔ اِسی سبب سے بہت سی کلیسیائیں یعنی چرچ قائم ہوئے۔ ایک علاقہ جہاں پولس رسول نے اِس خوشخبری کو پھیلایا، روم کا صوبہ گلتیہ تھا جو اُسی مُلک کے عین وسط میں تھا جو آج ترکی کہلاتا ہے۔ بدقسمتی سے پولس کو گلتیہ چھوڑے زیادہ عرصہ نہیں ہُوا تھا، کئی دوسرے لوگ آئے اور یہ تعلیم دینا شروع کردی کہ مسیحی بننے کے لئے ضروری ہے کہ موسوی شریعت کی بھی تابعداری کریں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ مسیح کی راستبازی ہماری نجات کے لئے کافی نہیں بلکہ ہماری نجات کا اِنحصار مقرر کردہ اُصول و قوانین کی تابعداری کرنے پر بھی ہے۔ اِن لوگوں نے نہ صرف مختلف عقائد و ایمان کی تعلیم دی بلکہ پولس رسول کو بھی غیر معتبر و رُسوا کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے کہا کہ پولس خدا کا رسول نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ پولس کی تعلیم و پیغام خدا کی طرف سے نہیں اور نہ ہی اُس کے پاس کوئی اختیار تھا کہ وہ یہ تعلیم دے۔

اِن بے بُنیاد اِلزامات کا جواب دینے کے لئے، اور اِس سے بھی ضروری اِنجیل کے پیغام کو مُستند و سچا ثابت کرنے کے لئے اُس نے گلتیہ کی کلیسیاؤں کے نام ایک خط لکھا، اور آداب و سلام میں ہی اُس نے بے تکے اِلزامات کا بڑی صفائی سے جواب دیا: ”پولس کی طرف سے جو نہ اِنسانوں کی جانب سے نہ اِنسان کے سبب سے بلکہ یسوع مسیح اور خدا باپ کے سبب سے

جس نے اُس کو مُردوں میں سے جِلایا رسُول ہے، اور سب بھائیوں کی طرف سے جو میرے ساتھ ہیں گلتیہ کی کلیسیاؤں کو۔ خدا باپ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔ اُسی نے ہمارے گناہوں کے لئے اپنے آپ کو دے دیا تاکہ ہمارے خدا اور باپ کی مرضی کے مُوافق ہمیں اِس موجودہ خراب جہان سے خلاصی بخشے۔ اُس کی تمجید ابدا ل آباد ہوتی رہے، آمین۔''

لفظ ''رسول'' کا مطلب ہے وہ جو 'بھیجا گیا'۔ جن لوگوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ پولس خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اپنی طرف سے بولتا ہے تو اُن کے جواب میں اُس نے اپنے سُننے والوں کو پھر سے یقین دِلایا کہ وہ بھیجا گیا ہے، جو پیغام وہ دے رہا ہے وہ اُس کا اپنا نہیں۔ پولس رسول یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ اُس کو کسی آدمی نہیں بھیجا۔ ایسا کہنے سے وہ اپنے آپ کو جھوٹے نبیوں اور رسولوں سے دُور رکھتا ہے یعنی اُن سے جن کو خدا نے نہیں بھیجا۔

جھوٹے رسولوں کے برعکس، پولس لکھتا ہے کہ اُس کو مسیح اور خدا نے خود مقرر کِیا ہے۔ مسیح اور خدا کو ایک ساتھ جوڑنے سے پولس دونوں کے ایک ہونے کی طرف اِشارہ کر رہا ہے۔ خوشخبری کے کام کو پھیلانے کے لئے مسیح کی طرف چُنا جانا، خدا کی طرف سے چُنا جانا ہی ہے۔ مسیح یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی طرف اِشارہ کر کے اپنے رسُول چُنے جانے کو تاریخ کا ایک حصہ سمجھتا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اعمال کی کتاب کے اُس واقعہ کی طرف اِشارہ کر رہا ہے جس کا ذکر باب ۹، ۲۲، اور ۲۶ میں ہے، جہاں اُس کا

سامنا مُردوں میں سے زندہ ہونے والے مسیح یسوع سے ہوتا ہے، اور وہ اُسے یہ کام سُونپتے ہوئے کہتا ہے، ''...تجھے اِس لئے بھیجتا ہوں کہ تُو اُن کی آنکھیں کھول دے تاکہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اِختیار سے خدا کی طرف رُجوع لائیں اور مجھ پر اِیمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مُقدسوں میں شریک ہوکر مِیراث پائیں۔'' (اعمال ۲۶: ۱۷-۱۸)

پولس رسول گلتیوں کے نام اپنے سلام و آداب میں کہتا ہے، ''سب بھائیوں کی طرف سے جو میرے ساتھ ہیں۔''

اپنے سلام میں پولس رسول اُن سب بھائیوں کا ذکر کرتا ہے جو اُس کے ساتھ ہیں۔ یہ کسی حد تک عجیب سی بات ہے کہ پولس ایک شخص کی حیثیت سے خط لکھتا ہے اور دوسروں کو خط کے اختتامی دُعا سلام میں شامل نہیں کرتا۔ اگر دوسروں نے خط لکھنے میں کچھ نہ کچھ حصہ لیا تو وہ اُن کا نام شامل کیوں نہیں کرتا جس طرح دوسرے خطوط میں کِیا ہے؟ ہم یہ کسی طرح بھی جان نہیں سکتے مگر پھر بھی ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اگرچہ وہ اُس علاقے سے بہت ہی دُور تھا مگر پھر بھی اُس کو خوب معلوم تھا کہ گلتیہ میں کلیسیاؤں کی کیا حالت ہے۔ ممکن ہے کہ کلیسیاؤں نے پولس کے پاس اپنا کوئی وفد بھیجا ہو اور مشورہ لیا ہو کہ وہ اُن اُستادوں کا کیا کریں جو کلیسیاؤں میں گھس آئے ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو اُس کا کہنا دُرست ہے کہ اُس کے اِس خط کی تصدیق یقیناً اُس وفد نے کی ہو گی جو اُس کے پاس بھیجا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ خط کلیسیائی وفد کے ذریعہ ہی گلتیہ کی کلیسیاؤں تک پہنچایا گیا ہو۔

پولس رسول دُعا کرتا ہے کہ کلیسیاؤں کو فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔ اِس خط کا ایک بڑا سبق یہ ہے کہ اِطمینان اور خدا کے ساتھ صُلح صرف فضل سے ہی ممکن ہے نہ کہ شریعت کے احکامات پر عمل کر نے سے۔ یہ مسیح یسوع کے وسیلے سے ہے نہ کہ ہمارے نیک و پاک کاموں سے۔

پولس خط کے ابتدائی آداب و سلام کے اگلے حصے میں زور دے کر کہتا ہے کہ ''اُسی (یعنی مسیح) نے ہمارے گناہوں کے لئے اپنے آپ کو دے دیا...'' یہ خوشخبری کے پیغام کا مرکزی تصور یعنی دِل ہے جس کا پولس رسول نے پرچار کِیا۔ وہ لکھتا ہے کہ جھوٹے اُستاد جو بھی تعلیم دیں مگر گناہوں سے نجات پانے کا یہ طریقہ خدا کی مرضی و اِرادہ کے عین مطابق ہے۔

دُوسرا باب

کوئی اَور خوشخبری نہیں

(گلتیوں ۱:۶-۱۰)

ذرا سوچیئے کہ اِنسان میں نجات پانے کی تحریک کیسے پیدا ہوئی؟ کیا خود سے ہمارے اندر یہ جذبہ جاگ اُٹھا یا خدا کی طرف سے ہمیں بُلایا گیا ہے؟ ہم نجات کیسے پا سکتے ہیں؟ اپنی ذاتی کوشش و کاوش سے یا خدا کے فضل کی قدرت سے؟ روم کے صوبے گلتیہ میں مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے خط میں پولس رسول نے زور دے کر کہا کہ یہ خدا ہی ہے جس نے ہمیں اپنے پاس بُلایا اور وہی ہمیں گناہوں سے نجات دیتا ہے۔ ہماری اپنی کوشش و کاوش یا شریعت پر عمل کرنے سے ایسا نہیں ہوتا بلکہ خدا کے فضل کی قدرت سے شفقت و مہربانی سے ہوتا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ خدا کی پکار کا جواب دیں، اور اِس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہمیں پاک و مقدس زندگی گزارنی چاہیے۔ مگر ہم اپنے نیک کاموں کے سبب سے کبھی نجات نہیں پا سکتے۔ ہم خدا کے کاموں کی وجہ سے نجات پاتے ہیں اور نہ کہ اپنے۔

یہ نہایت اہم و ضروری ہے کہ ہم نجات کے پیغام کو جو کہ اِنجیل کا پیغام ہے، کسی حالت میں تبدیل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہم ایسا کرتے

ہیں تو ہم خدا کی نجات کو جو اُس نے ہمیں اپنے بھاری فضل کے وسیلے سے دی رَد کر رہے ہیں۔

گلتیہ کی کلیسیاؤں میں کچھ لوگ گھس آئے اور ایک ایسی تعلیم دینی شروع کر دی جو پولس رسول کے پیغام سے بالکل مختلف تھی۔ اُنہوں نے کہا کہ ہماری نجات کی خاطر مسیح کی قربانی کافی نہیں، نجات پانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ موسوی شریعت کی تابعداری کی جائے۔ اِس تعلیم نے لوگوں کو پریشان کر دیا اور حق و سچائی کی تعلیم سے ہٹ کر اُلٹے سیدھے سوال کرنے لگے۔ پولس رسول نے اِس فِتنہ انگیزی کا بڑے زور دار طریقے سے جواب دیا۔ گلتیوں کے پہلے باب کی ٦ سے ١٠ آیت تک وہ لکھتا ہے، ”مَیں تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تمہیں مسیح کے فضل سے بُلایا اُس سے تم اِس قدر جلد پِھر کر کسی اَور طرح کی خوشخبری کی طرف مائل ہونے لگے۔ مگر وہ دوسری نہیں البتہ بعض ایسے ہیں جو تمہیں گھبرا دیتے ہیں اور مسیح کی خوشخبری کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اُس خوشخبری کے سِوا جو ہم نے تمہیں سُنائی کوئی اَور خوشخبری تمہیں سُنائے تو ملعُون ہو۔ جیسا ہم پیشتر کہہ چکے ہیں ویسا ہی اَب مَیں پِھر کہتا ہوں کہ اُس خوشخبری کے سِوا جو تم نے قبول کی تھی اگر کوئی تمہیں اَور خوشخبری سُناتا ہے تو ملعُون ہو۔ اَب مَیں آدمیوں کو دوست بناتا ہوں یا خدا کو؟ کیا آدمیوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں؟ اگر اَب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا۔“

اِنجیل کی خوشخبری کا جو پیغام پولس رسول نے سُنایا، اُس سے منہ موڑنا ایسے ہی ہے جیسے اُس ہستی کو رَد کرنا جو ہمیں اِنجیل کی خوشخبری کے وسیلے سے نجات کے لئے بُلاتا ہے۔ اِنجیلِ مقدس یعنی نئے عہدنامے میں زور دے کر کہا گیا ہے یہ خدا ہے جو ہمیں بُلاتا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۔کرنتھیوں ۱:۹ میں لکھا ہے، ''خدا سچا ہے جس نے تمہیں اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی شراکت کے لئے بُلایا ہے۔''

پولس رسول کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اِنجیل کی خوشخبری کو رَد کرنا خدا کو رَد کرنا ہے۔ اِس صورتِ حال کو مدِنظر رکھتے ہوئے پولس یہ دیکھ کر حیرت زدہ تھا کہ گلتیہ کی کلیسیاؤں کے لوگ حق و سچائی کی تعلیم سے جو اِنجیل کی خوشخبری پر مُشتمل تھی، منہ موڑنے ہی والے تھے۔ لیکن وہ خوشخبری کا پیغام سُننے کے بعد اِتنی تیزی سے ایسا کر رہے تھے کہ پولس پریشان ہو گیا کہ کیسے نجات کی خوشخبری کو چھوڑ کر کسی اَور طرف راغب ہو سکتے ہیں؟ حقیقت میں جیسا کہ پولس نے کہا کہ فتنہ انگیز پیغام اِنجیل کی خوشخبری تھا ہی نہیں کیونکہ اس میں خدا کے فضل کی قدرت شامل نہیں تھی۔

جبکہ بدعتی پیغام کی بُنیاد مسیح کے فضل کی قدرت پر نہیں تھی تو پھر کیوں لوگ اُس کی طرف راغب ہوئے؟ اِس کی بُنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ دھوکے میں آ گئے۔ پولس رسول لکھتا ہے کہ جھوٹے اُستاد جو گلتیہ کی کلیسیاؤں کا حصہ نہ تھے مگر باہر سے آ کر مسیح کے پیروکاروں کو پریشان و گھبرا دیتے تھے۔ یہ جھوٹے اُستاد اپنے پیغام کو خوشخبری کا نام دیتے تھے حالانکہ وہ خوشخبری تھی ہی نہیں۔ یہ

ایماندارانہ غلطی نہیں۔ پولس رسول لکھتا ہے جھوٹے اُستاد اِنجیل کی خوشخبری کو غلط رنگ میں پیش کرنا چاہتے تھے تاکہ ابدی سچائی کو جھوٹ میں تبدیل کر دیں۔ اگرچہ یہ فتنہ انگیز اُستاد اپنے بُرے منصوبے میں ابھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے تھے مگر پھر بھی کلیسیاؤں کی حالت کافی نازک تھی۔

عین ممکن ہے کہ یہ جھوٹے اُستاد یہودیہ یا یروشلیم کے یہودی تھے۔ جب سے یروشلیم میں کلیسیا قائم ہوئی تھی یہ لوگ پولس رسول کی تعلیم کے برعکس دعویٰ کرتے تھے کہ وہ سچی خوشخبری کو جانتے ہیں اور ایک سچی کلیسیا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ بالکل ایسی ہی صورتِ حال ہے جس کا بیان اعمال کی کتاب کے ۱۵ باب کی پہلی آیت میں ہے جہاں لکھا ہے، ''بعض لوگ یہودیہ سے آ کر بھائیوں کو تعلیم دینے لگے کہ اگر موسیٰ کی رسم کے مُوافق تمہارا ختنہ نہ ہو تو تم نجات نہیں پا سکتے۔''

جب یروشلیم کی کلیسیا کو اِن لوگوں کے اِس فتنہ کا پتہ چلا تو اُنہوں نے اِس تعلیم کو سختی سے رَد کر دیا۔ انطاکیہ کی کلیسیا کو یوں لکھا، ''ہم نے سُنا ہے کہ بعض نے ہم میں سے جن کو ہم نے حکم نہ دیا تھا وہاں جا کر تمہیں اپنی باتوں سے گھبرا دیا اور تمہارے دِلوں کو اُلٹ دیا۔'' (اعمال ۱۵:۲۴)

لیکن اگر اُستاد دعویٰ کرتا ہے کہ اُس کی قابلیت و اِختیار بالکل سچ ہے تو پولس رسول کہتا ہے کہ پیغام دینے والا اہم نہیں بلکہ وہ پیغام اہم و ضروری ہے جس کا وہ پرچار کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آسمان کا فرشتہ بھی جھوٹ پر مبنی

خوشخبری نہیں پھیلا سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے، خواہ وہ آسمان کا فرشتہ ہی کیوں نہ ہو، وہ ملعون ٹھہرے۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اُستاد کِس خاندان یا فرقہ برادری سے تعلق رکھتا ہے یا کِس مذہبی درسگاہ سے اُس نے تعلیم حاصل کی ہے یا کون سی ڈگری ہے اُس کے پاس یا اُس کا کیا عہدہ، مرتبہ یا لقب ہے۔ اگر اُس کا پیغام مسیح کی خوشخبری سے مُتفِق نہیں تو وہ جھوٹا اُستاد ہے اور وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے۔ ہم سب کو اپنے آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کیا اُستاد اور اُن کا پیغام مسیح کی خوشخبری کے مطابق ہے؟

ایسا لگتا ہے کہ پولس رسول پر ایک اِلزام یہ تھا کہ اُس نے لوگوں کو خوش و راغب کرنے کے لئے اِنجیل کی خوشخبری کو بہت سادہ و نرم انداز سے پیش کِیا ہے۔ پولس اِس اِلزام کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر مَیں نے محض لوگوں کو ہی خوش کرنا ہوتا تو وہ لکھنے کا یہ انداز نہ اپناتا۔ اِتنے پُرزور طریقہ سے لعن طعن کرنے کی بجائے، امن وصلح والے الفاظ اِستعمال کرتا۔ مگر لوگوں کے دِلوں کا جیتنا پولس کا مقصد ہرگز نہ تھا، بلکہ وہ صرف اور صرف خدا کی مرضی و اِرادہ کے مطابق چلنا چاہتا تھا۔ اور یہ تو صاف ظاہر ہے کہ کوئی بھی شخص خدا کے پیغام کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا۔

آیت ۱۰ میں پولس رسول اپنی اُس بات کو پھر دہراتا ہے جو اُس نے پہلی آیت میں کہی کہ وہ مسیح کا خادم ہے، اور اگر مسیح ہمارا مالک ہے تو ہمیں وہی کچھ کرنا ہے جو وہ چاہتا ہے، خواہ لوگ پسند کریں یا ناپسند۔ دوسری طرف

جیسا کہ پولس کہتا ہے کہ اگر ہمارا مقصد لوگوں کو خوش کرنا ہے تو ہم مسیح کی خدمت نہیں کر سکتے۔ ہمارا مالک کون ہے؟ کیا مسیح نہیں؟ کیا ہم اُس کے اور اُس کے پیغام کے وفادار ہیں، یا ہم اُن خواہشات کے تابع ہیں جن کا مقصد محض لوگوں کو خوش کرنا ہے؟ ہماری خواہش کیا ہے، مسیح کی تابعداری یا اپنی مقبولیت و شہرت؟

اپنے اِس خط میں پولس رسول مسیح کی خوشخبری کا دفاع کرتے ہوئے یہ سب لکھتا ہے، مگر پولس رسول نے کہاں سے اِس تعلیم کو سیکھا؟ کِس نے اُسے مسیح کی خوشخبری کے بارے میں بتایا اور سکھایا؟ وہ اپنے رسول ہونے کا دعویٰ کِس بُنیاد پر کرتا ہے؟

تیسرا باب

اِلہامی خوشخبری

(گلتیوں ۱:۱۱-۲۴)

زندگی کے کچھ فیصلے اہم نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آج آپ ِکس رنگ کی قیمض پہنیں گے۔ دوسری طرف اپنی نجات کے بارے میں فیصلہ ایک نہائت اہم قدم ہے۔ یہ ہمارے لئے کِتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم عدالت کے دِن خدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہوں اور پتہ چلے کہ ہم نے وہ کام نہیں کِئے جن کی خدا ہم سے توقع و اُمید کرتا تھا، اِس زندگی میں ہمارے غلط فیصلوں کا نتیجہ خدا کے ساتھ ابدی جُدائی و دُوری کی صورت میں نکلے گا۔ اِسی لئے پولس رسول اُن لوگوں سے بہت پریشان و ناراض ہوا جو حق و سچائی کی خوشخبری نہیں بلکہ آدمیوں کو خوش کرنے والی جھوٹی تعلیم دے رہے تھے۔

کچھ لوگ روم کے صوبے گلتیہ کی کلیسیاؤں میں جو پولس رسول نے قائم کی تھیں، گھس آئے اور یہ تعلیم دینے لگے کہ نجات پانے کے لئے مسیح کی پیروی کرنا کافی نہیں، بلکہ موسوی شریعت کی تابعداری کرنا بھی نہائت اہم ہے۔ اِن کلیسیاؤں کے نام اپنے خط میں زور دے کر وہ کہتا ہے کہ اِس قِسم کی جھوٹی

تعلیم کو قبول کرنا، اور نجات کی اُس سچی خوشخبری کو رَد کرنا، خدا کو رَد کرنا ہے، اور جو اُس کی پیروی کرے گا وہ خدا کی طرف سے ملعون ٹھہرے گا۔

مگر سوال یہ ہے کہ ہم کیسے اندازہ لگائیں کہ جو خوشخبری پولس رسول نے سُنائی وہ حق و سچائی پر مبنی ہے؟ ہم کیسے پتہ لگائیں کہ نجات کے بارے میں اُس کی تعلیم آدمیوں کی طرف سے جعلی بنائی ہوئی تو نہیں؟ اِن سوالات کا جواب دینے کے لئے پولس پہلے باب کی ۱۱ سے ۲۴ آیت میں لکھتا ہے، ''اے بھائیو! مَیں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ جو خوشخبری مَیں نے سُنائی وہ اِنسان کی سی نہیں، کیونکہ وہ مجھے اِنسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اُس کا مکاشفہ ہُوا۔ چنانچہ یہودی طریق میں جو پہلے میرا چال چلن تھا تم سُن چکے ہو کہ مَیں خدا کی کلیسیا کو اَز حد ستاتا اور تباہ کرتا تھا، اور مَیں یہودی طریق میں اپنی قوم کے اکثر ہم عُمروں سے بڑھتا جاتا تھا، اور اپنے بزرگوں کی روایتوں میں نہایت سَرگرم تھا۔ لیکن جس خدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کر لیا اور اپنے فضل سے بُلا لیا جب اُس کی یہ مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تاکہ مَیں غیر قوموں میں اُس کی خوشخبری دُوں، تو نہ مَیں نے گوشت اور خون سے صلاح لی اور نہ یروشیلم میں اُن کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔

پھر تین بَرس کے بعد مَیں کیفا سے مُلاقات کرنے کو یروشلیم گیا اور پندرہ دِن اُس کے پاس رہا، مگر اَور رسولوں میں خداوند کے بھائی یعقوب کے سِوا

کسی سے نہ مِلا۔ جو باتیں مَیں تم کو لکھتا ہوں خدا کو حاضِر جان کر کہتا ہوں کہ وہ جھوٹی نہیں۔ اِس کے بعد مَیں سُوریہ اور کلکیہ کے علاقوں میں آیا۔ اور یہودیہ کی کلیسیائیں جو مسیح میں تھیں میری صورت سے تو واقف نہ تھیں، مگر صرف یہ سُنا کرتی تھیں کہ جو ہم کو پہلے ستاتا تھا وہ اَب اُسی دین کی خوشخبری دیتا ہے جِسے پہلے تباہ کرتا تھا، اور وہ میرے باعث خدا کی تمجید کرتی تھیں۔‘‘

پولس رسول اپنے اِس بیان میں تین وجوہات کا ذِکر کرتا ہے جِن کی بِنا پر ہم خوشخبری کے اُس پیغام پر یقین و بھروسہ کر سکتے ہیں جس کا اُس نے پرچار کِیا۔ پہلی وجہ یہ کہ اِس کا محور و مرکز اِنسان نہیں یعنی اِنسان کی سی نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اِس کی بُنیاد اِنسانی سوچ، تصور و فلسفہ نہیں۔

خوشخبری کے پیغام پر یقین و بھروسہ کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ پولس نے سِکھایا کہ حق و سچائی پر مبنی یہ تعلیم مجھے کسی اِنسان کی طرف سے نہیں پہنچی۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ خوشخبری کے پیغام میں رد و بدل اور تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں تھی، اِس سے پہلے کہ پولس نے سُنا۔

پولس رسول نے خوشخبری کے جس پیغام کا پرچار کِیا، اُس پر یقین و بھروسہ کرنے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اُس کو یہ سِکھائی نہیں گئی۔ اِس کے برعکس اُس نے یہ سچائی مسیح یسوع سے براہٗ راست حاصل کی۔ اِس خط کی پہلی آیت میں پولس لکھتا ہے کہ وہ مسیح یسوع کی طرف سے رسول بن کے آیا ہے، اور یہ بالکل قابلِ یقین بات ہے کہ جو مسیح کی طرف سے آیا، اُسے پیغام بھی براہٗ راست یسوع مسیح ہی سے ملے۔

جھوٹے اُستاد، پولس رسول پر یہ اِلزام لگا رہے تھے کہ خوشخبری کا جو پیغام اُس نے دیا ہے وہ دوسرے رسولوں سے کم تر ہے کیونکہ وہ اُن میں شامل نہیں جو مسیح کی زمینی خدمت کے دوران اُس کے ساتھ تھے۔ لیکن پولس نے نہ صرف مسیح سے براہِ راست خوشخبری لی بلکہ اُس نے باقی رسولوں کی طرح خدا کے مکاشفہ کے ذریعہ یہ سب حاصل کِیا۔

کلیسیاؤں کو یقین دِلانے کے لئے کہ اُس نے مسیح یسوع سے براہِ راست خوشخبری لی ہے نہ کے دوسرے رسولوں سے، پولس اُن کو اپنی ذاتی کہانی سُناتا ہے۔ پولس ہمیشہ سے مسیح کا پیروکار نہیں تھا بلکہ وہ اُن سب کا دُشمن تھا جو پیروی کرتے تھے۔ ایک اَور مقام پر اُس نے کہا، ”مَیں نے بھی سمجھا تھا کہ یسوع ناصری کے نام کی طرح طرح سے مُخالفت کرنا مجھ پر فرض ہے۔ چنانچہ مَیں نے یروشلیم میں ایسا ہی کِیا اور سردار کاہنوں کی طرف سے اِختیار پا کر بہت سے مقدسوں کو قید میں ڈالا اور جب وہ قتل کِئے جاتے تو مَیں بھی یہی رائے دیتا تھا، اور ہر عبادتخانے میں اُنہیں سزا دِلا دِلا کر زبردستی اُن سے کفر کہلواتا تھا بلکہ اُن کی مُخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی جا کر اُنہیں ستاتا تھا۔“ (اعمال ۲۶:۹-۱۱)

پولس رسول نہ صرف مسیح کے پیروکاروں کا دُشمن تھا بلکہ موسوی شریعت اور یہودی رسم و رواج کی بڑی سختی سے پابندی کرتا تھا۔ اگر کسی کو موسوی آئین و قانون کی پابندی کروانے کی ضرورت تھی وہ پولس ہی تھا۔ مسیح کے پیروکاروں کو ستانے اور قتل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ پولس سمجھتا تھا کہ وہ موسوی شریعت سے

ہٹ کر جھوٹ کی طرف راغب ہو رہے تھے۔ اور جب تک پولس زندہ مسیح کو نہ مِلا، اُس وقت تک اُسے احساس نہ ہُوا کہ مسیح کے پیروکار نہیں بلکہ وہ خود غلطی پر ہے۔ اور جب اُسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا، اور جب وہ خود مسیح کا پیروکار بن گیا تو اُس نے اُسی اِیمان و خوشخبری کا پرچار شروع کر دیا جس کو تباہ و برباد کرنے کے لئے وہ اِتنا سَرگرم تھا، مگر بجائے اِس کے کہ وہ یروشلیم جا کر رسولوں سے ملتا، اُس نے دمشق میں پرچار کِیا جہاں اُس کی اپنی زندگی تبدیل ہوئی تھی اور پھر وہ عرب بھی گیا۔ تاریخ کے اِس اہم موڑ پر عرب نے دمشق کے نزدیک سارے علاقے کو اپنے تحت کر رکھا تھا، اور شائد عرب کا یہی وہ حصہ ہے جہاں پولس رسول گیا۔

یہ بھی غور طلب بات ہے کہ مسیح کو قبول کرنے کے بعد تک اُس کا کسی رسول سے کوئی رابطہ نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس نے نہ تو کسی رسول سے صلاح لی اور نہ ہی تربیت۔ یہ بذاتِ خود ایک ثبوت ہے کہ اُس نے خود براہَ راست مسیح سے خوشخبری حاصل کی۔ اور جب پولس یروشلیم گیا بھی تو تربیت لینے کے لئے نہیں بلکہ محض پطرس رسول سے جان پہچان رکھنے کے لئے اور پھر ۱۵ دِن بعد وہ کلکیہ اور سُوریہ کی طرف روانہ ہوا۔ ظاہر ہے جس گہرائی سے پولس نے خوشخبری کے پیغام کا مطالعہ کِیا اور علم حاصل کِیا اُس کے لئے ۱۵ دِن کافی نہیں تھے۔ یہ بھی ایک واضح ثبوت ہے کہ پولس رسول نے کسی اِنسان سے خوشخبری کا پیغام نہیں لیا۔

چوتھا باب

ختنہ کرنا ضروری نہیں

(گلتیوں ۲:۱-۱۰)

فرض کریں کہ آپ کسی جگہ سفر کرنا چاہتے ہیں اور جس مقام پر جانا چاہتے ہیں اُس طرف صرف ایک ہی راستہ جاتا ہے۔ اَب ظاہر ہے کہ اگر آپ سے کوئی کسی دوسرے راستے پر جانے کو کہے گا تو یقیناً وہ آپ کو گمراہ کر رہا ہے، اور اگر آپ اُس کی ہدایت پر عمل کریں گے تو آپ اپنی منزلِ مقصود پر نہیں پہنچ سکیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ پولس رسول بہت ناراض و پریشان ہوا جب اُس کو معلوم ہُوا کہ کچھ کلیسیاؤں میں لوگ نجات پانے کے لئے اُس سے مختلف تعلیم دے رہے ہیں۔ اُن کی گمراہ و برگشتہ تعلیم ابدی زندگی کی طرف نہیں بلکہ ابدی سزا و ہلاکت کی طرف لے کر جا رہی تھی۔

روم کے صوبے گلتیہ کی کلیسیاؤں کے نام اپنے اِلہامی خط میں اپنے اُوپر لگائے گئے جھوٹے اِلزامات کا جواب دیتے ہوئے پولس کہتا ہے کہ مَیں نے جو تعلیم دی وہ باقی رسولوں کی تعلیم سے ہرگز کم تر نہیں تھی بلکہ اِس کے برعکس اُس نے یہ خوشخبری براہِ راست مسیح یسوع سے مکاشفہ کے ذریعہ حاصل کی۔ ثبوت کے طور پر پولس رسول نے کہا کہ وہ دوسرے رسولوں سے مسیح کا پیروکار بننے کے تین سال تک مِلا ہی نہیں تو اُن سے سیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پولس رسول پر اِلزام لگانے والوں نے اُس پر ایک اَور اِلزام یہ لگایا کہ جو اُس نے سکھایا ہے وہ باقی رسولوں کی تعلیم سے مختلف ہے۔ اُن کو غلط ثابت کرنے کے لئے پولس ۲ باب کی پہلی سے ۱۰ آیت میں لکھتا ہے، ''آخر چودہ برس کے بعد مَیں برنباس کے ساتھ پھر یروشلیم کو گیا اور طِطس کو بھی ساتھ لے گیا۔ اور میرا جانا مکاشفہ کے مطابق ہُوا اور جس خوشخبری کی غیرقوموں میں مُنادی کرتا ہوں وہ اُن سے بیان کی مگر تنہائی میں اُن ہی لوگوں سے جو کچھ سمجھے جاتے تھے تا ایسا نہ ہو کہ میری اِس وقت کی یا اگلی دوڑ دھوپ بے فائدہ جائے۔ لیکن طِطس بھی جو میرے ساتھ تھا اور یونانی ہے ختنہ کرانے پر مجبور نہ کِیا گیا۔ اور یہ اُن جھوٹے بھائیوں کے سبب سے ہُوا جو چھپ کر داخل ہو گئے تھے اور چوری سے گھس آئے تھے تاکہ اُس آزادی کو جو ہمیں مسیح یسوع میں حاصل ہے جاسُوسوں کے طور پر دریافت کر کے ہمیں غلامی میں لائیں۔ اُن کے تابع رہنا ہم نے گھڑی بھر بھی منظور نہ کِیا تاکہ خوشخبری کی سچائی تم میں قائم رہے اور جو لوگ کچھ سمجھے جاتے تھے (خواہ وہ کیسے ہی تھے مجھے اُس سے کچھ واسطہ نہیں۔ خدا کسی آدمی کا طرفدار نہیں) اُن سے جو کچھ سمجھے جاتے تھے مجھے کچھ حاصل نہ ہُوا۔ لیکن برعکس اِس کے جب اُنہوں نے یہ دیکھا کہ جس طرح مختونوں کو خوشخبری دینے کا کام پطرس کے سُپرد ہُوا اُسی طرح نامختونوں کو سُنانا اِس کے سُپرد ہُوا (کیونکہ جس نے مختونوں کی رسالت کے لئے پطرس میں اثر پیدا کِیا اُسی نے غیر قوموں کے لئے مجھ میں بھی اثر پیدا کِیا) اور جب اُنہوں نے اُس توفیق کو معلوم کِیا جو مجھے مِلی تھی تو یعقوب اور کیفا اور یوحنا نے جو

کلیسیا کے رکن سمجھے جاتے تھے مجھے اور برنباس کو دہنے ہاتھ دے کر شریک کر لیا تاکہ ہم غیر قوموں کے پاس جائیں اور وہ مختونوں کے پاس۔ اور صرف یہ کہا کہ غریبوں کو یاد رکھنا مگر مَیں خود ہی اِسی کام کی کوشش میں تھا۔"

پولس رسول پر اِلزام لگانے والوں کی تکرار و ضد یہ تھی کہ گناہوں سے نجات پانے کے لئے مسیح کی پیروی کرنے کے ساتھ ساتھ موسوی شریعت کی تابعداری کرنا بھی ضروری ہے۔ شرعی قانون کے مطابق جب تک کسی مرد کا ختنہ نہیں ہو جاتا، یہودی دستور کے مطابق اُس وقت تک وہ خدا کے ساتھ عہد کے رشتے میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پولس رسول نے یہ تعلیم دی کہ مسیح یسوع نے شریعت کو مکمل کر دیا ہے۔ لہذا جب کوئی مسیح کا پیروکار بن جاتا ہے تو اُس پر لازم نہیں کہ وہ شریعت پر عمل کرے یا ختنہ کروائے۔

اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے خدا نے پولس رسول کو ہدایت دی کہ وہ یروشلیم جا کر دوسرے رسولوں سے صلاح مشورہ کرے۔ برنباس کے ساتھ، مسیح کے ایک اَور خادم طِطس کو لے کر وہ یروشلیم روانہ ہُوا۔ طِطس یہودی نہیں تھا اور نہ ہی اُس کا ختنہ ہُوا تھا۔ یروشلیم کے راہنماؤں نے پولس رسول کے ساتھ مکمل تعاون کِیا۔ طِطس کو مسیح کا سچا پیروکار قرار دیا حالانکہ اُس کا ختنہ نہیں ہُوا تھا۔

پولس رسول لکھتا ہے کہ اُس نے خوشخبری کے پیغام کو جس کا وہ پرچار کرتا تھا، یروشلیم کی کلیسیاؤں کے راہنماؤں کے سامنے پیش کِیا، اِس فکرمندی سے کہ کہیں اُس کی منسٹری، محنت و کوشش رائیگاں نہ جائے۔ پولس کو یروشلیم یا

کسی اَور کی منظوری و اِجازت کی ضرورت نہیں تھی کہ جو اُس نے تعلیم دی ہے وہ سہی ہے یا غلط بلکہ اُس نے خوشخبری کا یہ پیغام براہِ راست مسیح سے حاصِل کِیا۔ لیکن اگر یروشلیم کے راہنما پولس رسول کے ساتھ مُتفِق نہ ہوتے تو کلیسیا کے لئے تباہی و بربادی ہوتی۔ مگر اُس کے لئے خوشی و اِطمینان کی بات تھی کہ یروشلیم میں رسول ہر نکتہ پر اُس سے مُتفِق ہوئے۔ اُنہوں نے طِطس یا کسی اَور غیریہودی مسیح کے پیروکار کو موسوی شریعت کا پابند نہیں کِیا، اور وہ لوگ جو نئے آنے والوں کو زبردستی موسوی شریعت کا پابند بنانا چاہتے تھے، پولس نے اُن کو جھوٹے بھائی اور کلیسیا میں فتنہ و اِنتشار پھیلانے والے قرار دِیا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اُن کے نام مسیحی تو ہیں مگر درحقیقت وہ مسیح کے پیروکار نہیں بلکہ وہ مسیح کے پیروکاروں کی آزادی و نجات کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔

اِس کے علاوہ پولس نہ صرف یروشلیم کے راہنماؤں کو مِلا بلکہ اعمال کی کتاب ۱۵ باب کے مطابق یہ مسئلہ بھی ساری کلیسیا کے سامنے رکھا گیا کہ غیریہودیوں کو موسوی شریعت کی پابندی کرنا چاہیے یا نہیں۔ نہ صرف راہنما بلکہ ساری کلیسیا پولس رسول کے ساتھ مُتفِق تھی۔ اُنہوں نے باقی کلیسیاؤں کو خط لکھ کر اِس بات کی تصدیق کی کہ مسیح کے پیروکاروں کو نجات پانے کے لئے موسوی شریعت کی پابندی کرنا لازم نہیں۔

جب کہ یروشلم میں کلیسیا پہلے ہی اِس مسئلے کو حل کر چکی تھی، تو پھر کیوں پولس نے کلیسیاؤں کو اُس خط کا حوالہ نہیں دیا جو یروشلیم نے اُس کو بھیجا تھا؟ اِس میں شک نہیں کہ وہ خط جھوٹے اُستادوں کے جھوٹے اِلزام کا جواب

ہوتا اور اُن کلیسیاؤں کو اپنی سچائی کا یقین دِلا دیتا کہ جو اُن کے جال میں پھنس رہی تھیں۔ شائد پولس نے ایسا نہیں کِیا کہ وہ اِس مسئلے سے زیادہ اپنے اُصول کی تابعداری و پابندی کرنا چاہتا تھا۔ اپنے خط کے باقی حِصے میں وہ کہتا ہے کہ نجات موسوی شریعت کی پیروی کرنے سے نہیں بلکہ اِیمان پر قائم رہنے سے ہے۔ یروشلیم کی کلیسیا کے پاس کردہ قانون کی مدد سے لوگوں کو موسوی قانون سے آزاد کرنے کے لئے ایک قانون دوسرے قانون میں بدل دیا جائے گا۔ پولس رسول چاہتا تھا کہ لوگوں کو احساس ہو کہ مسیح کی پیروی کرنا سب کے سب قانون یعنی کُل نظام کی پابندی کرنے سے آزاد کرتا ہے۔ نجات ہماری اپنی ذاتی کوشش و محنت سے نہیں بلکہ جو مسیح یسوع نے ہمارے لئے کِیا اُس کے وسیلہ سے مِل سکتی ہے۔

آیت ۶ میں وہ کہتا ہے کہ یروشلیم کے راہنماؤں نے اُس کے پیغام وتعلیم میں کوئی اِضافہ نہیں کِیا۔ وہ پہلے ہی مکمل طور پر اُس سے مُتفِق تھے۔ جب یروشلیم کے راہنماؤں نے یہ حقیقت جان لی تو اُنہوں نے پولس اور برنباس دونوں کو برابر خوش آمدید کہا۔ فرق صرف یہ تھا کہ مسیح نے مختلف کام سَرانجام دینے کی ذمہ داری سُونپی۔ پولس کا کام غیریہودی لوگوں میں اور اُن کا کام یہودیوں میں پرچار کرنا تھا۔ اُنہوں نے پولس اور برنباس کو پیغام میں تبدیلی کرنے کے لئے نہیں کہا، صرف یہ درخواست کی کہ غریبوں اور محتاجوں کو یاد رکھیں۔ یہ کوئی مالی مدد کی اپیل نہیں تھی بلکہ کلیسیا کے مختلف حِصوں میں یہودیوں

اور غیر یہودیوں کے درمیاں امن و صلح کی درخواست تھی، اور پولس رسول ایسا خود بھی چاہتا تھا۔

یروشلیم میں ہونے والی ملاقات میں اِس بات کی تصدیق ہو گئی کہ مسیح کے غیر یہودی پیروکاروں کو موسوی شریعت کی تابعداری کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن مسیح کے یہودی پیروکاروں کو کیا کرنا چاہیے تھا؟ کیا اُن کو موسوی قانون کی پابندی کرنی چاہیے؟

پانچواں باب

شریعت کے اعمال سے نہیں

(گلتیوں ۲:۱۱-۲۱)

سب سے پہلے جو لوگ مسیح کے پیروکار بنے وہ یہودی تھے۔ جب غیریہودی لوگ مسیح کی پیروی کرنا چاہتے تھے تو سوال اُٹھا کہ کیا اُنہیں مسیح کی پیروی کرنے کے لئے موسوی شریعت کی پابندی کرنی چاہیے؟

روم کے صوبے گلتیہ کی کلیسیاؤں کے نام اپنے خط میں پولس رسول کہتا ہے کہ اِنجیل کی خوشخبری شریعت سے الگ ہے۔ جو لوگ مسیح کی پیروی کرتے ہیں اُن کے لئے ضروری نہیں کہ شریعت کی پابندی بھی کریں۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ یروشلیم میں رہنے والے رسول غیریہودیوں کو مسیح میں شامل کرنے کے لئے ختنے پر زور نہیں دیتے تھے۔

مگر اِس سے ایک اَور سوال ذہن میں اُبھرتا ہے کہ شریعت کی تابعداری و پابندی سے آزادی صرف غیریہودیوں کے لئے ہے یا یہ ایک عام اُصول ہے جو سب پر لاگو ہوتا ہے۔ دوسرے باب کی ۱۱ سے ۱۴ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ”لیکن جب کیفا اِنطاکیہ میں آیا تو مَیں نے رُوبرُو ہو کر اُس کی مخالفت کی کیونکہ وہ ملامت کے لائق تھا، اِس لئے کہ یعقوب کی طرف سے چند شخصوں کے آنے سے پہلے تو وہ غیرقوم والوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا

مگر جب وہ آ گئے تو مختونوں سے ڈر کر باز رہا اور کنارہ کِیا، اور باقی یہودیوں نے بھی اُس کے ساتھ ہو کر ریاکاری کی، یہاں تک کہ برنباس بھی اُن کے ساتھ ریاکاری میں پڑ گیا۔ جب مَیں نے دیکھا کہ وہ خوشخبری کی سچائی کے مُوافق سیدھی چال نہیں چلتے تو مَیں نے سب کے سامنے کیفا سے کہا کہ جب تُو باوجود یہودی ہونے کے غیرقوموں کی طرح زندگی گذارتا ہے نہ کہ یہودیوں کی طرح تو غیرقوموں کو یہودیوں کی طرح چلنے پر کیوں مجبور کرتا ہے؟''

اعمال کی کتاب کے دسویں باب میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ پطرس رسول کے وسیلے سے سب سے پہلے غیریہودیوں کو کرنیلیس کے گھر میں اِنجیل کی خوشخبری سُنائی گئی۔ خدا نے پطرس پر واضح کِیا کہ وہ غیریہودیوں اور یہودیوں دونوں کو یکساں نجات بخشتا ہے۔ اُس کے بعد یروشلیم میں کونسل کی ایک مجلس میں جہاں کلیسیا اِس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اکٹھی ہوئی کہ مسیح کے غیریہودی پیروکاروں کو شریعت کی پابندی کرنا چاہیے، پطرس رسول اُن کی حمایت میں بولا۔ اِنطاکیہ میں مسیح کے غیریہودی پیروکاروں کے ساتھ کھانے پینے سے اُس نے یروشلیم سے آنے والے فیصلے کا نہ صرف خیرمقدم کِیا بلکہ اپنے رویے اور طرزِ زندگی سے ظاہر کِیا کہ مسیح کے غیریہودی پیروکاروں کو موسوی شریعت کی پابندی کرنے کی ضرورت نہیں۔

اور جب یروشلیم سے لوگ ملاقات کرنے آئے تو اُس وقت پطرس رسول نے غیریہودی مسیحیوں کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیا۔ پولس رسول کہتا ہے کہ پطرس نے ایسا خوف کی وجہ سے کِیا۔ اُس کو ڈر تھا کہ یروشلیم میں مسیح کے

یہودی پیروکاروں کو پتہ چل گیا کہ وہ موسوی شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو اُن کی نظر میں اُس کی عزت ختم ہو جائے گی۔ یہ ویسا ہی ڈر خوف تھا جیسا مسیح کو صلیب دیئے جانے سے پہلے تین بار اپنے خداوند کا اِنکار کرتے ہوئے اُس کے دِل میں پیدا ہُوا تھا، اور اَب اُسی خوف نے اُس کو اِنطاکیہ میں اپنے مسیحی بھائیوں سے دُور کر دیا اور یروشلیم کے بھائیوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی۔ پطرس رسول کے اِس فعل کو خاص طور پر اِس لئے اِلزام کا سبب ٹھہرایا کیونکہ بہت سے اُس کو رسولوں میں نُمایاں مقام دیتے تھے۔ اُس کے اثر و رسوخ اور مثال نے دوسروں کو اُبھارا کہ وہ اپنے غیر یہودی بھائیوں سے الگ ہو جائیں، یہاں تک کہ برنباس جو کہ غیریہودی اِیمانداروں کا بہت بڑا نمائندہ تھا، پطرس رسول کی مثال و اثر و رسوخ کی وجہ سے الگ ہو گیا، اور اِس طرح پطرس نے کلیسیا میں تفرقہ و جدائی ڈال دی۔

جب پولس رسول نے دیکھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے تو اُس نے پطرس کو سِر عام سختی سے ملامت و تنبیہ کی۔ جو گناہ سِرعام کِیا جائے، اُس کی ملامت بھی سِرعام ہی ہونی چاہیے، خاص طور پر جب اُس میں راہنما شامل ہوں۔ اگرچہ پطرس کی اِس کمزوری نے کلیسیا کے حالات خراب کر دیئے مگر یہ اُس کے کردار کی عظمت ہے کہ اُس نے سَر عام ملامت و تنبیہ کو حلیمی سے قبول کِیا، اور کئی سال بعد اُس نے پولس رسول کو اپنا پیارا بھائی کہہ کر مخاطب کِیا۔ (۲-پطرس ۱۵:۳)

لیکن پولس رسول کا اِس بارے میں رویہ اِتنا سخت کیوں تھا کہ مسیح کے یہودی پیروکاروں کو بھی موسوی شریعت کی پابندی نہیں کرنا چاہیے؟ ۱۵ سے ۲۱ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''گو ہم پیدایش سے یہودی ہیں اور گناہگار غیر قوموں میں سے نہیں، تَو بھی یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے، خود بھی مسیح یسوع پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے۔ کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہرے گا، اور ہم جو مسیح میں راستباز ٹھہرنا چاہتے ہیں اگر خود ہی گناہگار نکلیں تو کیا مسیح گناہ کا باعث ہے؟ ہرگز نہیں! کیونکہ جو کچھ مَیں نے ڈھا دیا اگر اُسے پھر بناؤں تو اپنے آپ کو قصوروار ٹھہراتا ہوں۔ چنانچہ مَیں شریعت ہی کے وسیلہ سے شریعت کے اعتبار سے مَر گیا تاکہ خدا کے اعتبار سے زندہ ہو جاؤں۔ مَیں مسیح کے ساتھ مصلوب ہُوا ہوں اور اَب مَیں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور مَیں جو اَب جسم میں زندگی گذارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گذارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا۔ مَیں خدا کے فضل کو بیکار نہیں کرتا کیونکہ راستبازی اگر شریعت کے وسیلہ سے ملتی تو مسیح کا مَرنا عبث ہوتا۔'' (گلتیوں ۲:۱۵-۲۱)

اِس بیان میں پولس رسول وضاحت سے کہتا ہے کہ موسوی شریعت ہماری ضرورت کو پورا نہیں کر سکتی۔ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو شریعت میں ایسا کچھ نہیں کہ وہ خدا سے پھر سے اپنا رشتہ بحال کر سکے۔ اِس سے کچھ فرق نہیں

پڑتا کہ کوئی یہودی ہے یا غیریہودی، خدا کے ساتھ اپنا ٹوٹا ہُوا رشتہ بحال کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے مسیح یسوع۔

مگر اِس سے ذہن میں ایک سوال اُبھرتا ہے اگر ہم موسوی شریعت کی ضرورت کو ختم کر دیں تو پھر کون سی ایسی چیز ہے جو اُسے گناہ کرنے سے رُوک سکتی ہے؟ اور اگر ضابطۂ اخلاق کو الگ کر دیا جائے تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کی پیروی کرنے سے گناہ پھیلتا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ اِس کے برعکس پولس رسول لکھتا ہے کہ مسیح کے فضل سے منہ موڑ لینا اور موسوی شریعت کی طرف پلٹنے کی کوشش کرنا بذاتِ خود ایک گناہ ہے۔ پطرس رسول نے بالکل ایسا ہی کِیا جب اُس نے مسیح کے غیریہودی پیروکاروں کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا۔

موسوی شریعت کی طرف پلٹنا نہ صرف گناہ ہے بلکہ شریعت کے حقیقی مقصد کی پہچان کرنا بھی مشکل ہوتا ہے، جیسا کہ پولس رسول اپنے اِس خط کے ۳ باب میں لکھتا ہے، ''...شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اُستاد بنی تاکہ ہم اِیمان کے سبب سے راستباز ٹھہریں۔'' (گلتیوں ۳:۲۴) جو مسیح کی پیروی کرتے ہیں، اُن کی زندگی میں شریعت نے اپنا کام کر دیا ہے۔ وہ شریعت کے اعتبار سے مَر گئے، اور اَب خدا کے لئے زندہ ہیں۔

یہ اُس سوال کا جواب ہے کہ اگر کوئی شریعت کی پیروی نہیں کرتا تو اُس کو گناہ کرنے سے کیسے رُوکا جا سکتا ہے؟ پولس کہتا ہے کہ مسیح اُس میں رہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر کوئی مسیح کی پیروی کرتا ہے تو اُس کی ساری طبیعت، عادات و خصائل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اُس کی پُرانی طبیعت اور طرزِ

زندگی مسیح کے ساتھ مصلوب ہو جاتا ہے، اور بدلے میں اُس کو نئی طبیعت ملتی ہے۔ جس طرح مسیح گناہ سے بالکل پاک تھا اُسی طرح مسیح کا پیروکار بھی گناہ سے نفرت رکھے گا، اِس لئے نہیں کہ وہ ایک ضابطۂ اخلاق کی پابندی کرتا ہے بلکہ اَب اُس کی طبیعت میں شامل ہے کہ وہ کام کرے جو خدا کی نظر میں اچھا اور دُرست ہے۔

موسوی شریعت خدا کی طرف سے دی گئی۔ شائد کوئی یہ سوچے کہ شریعت سے منہ موڑنے سے مُراد خدا کے فضل کا اِنکار ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں۔ یہ خدا ہی تھا جس نے مسیح کو دُنیا میں بھیجا کہ اپنے پیروکاروں کو راستبازی عنائت کرے جو موسوی شریعت سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ اگر شریعت ہمیں راستباز ٹھہرانے کے قابل ہوتی تو مسیح کو ہماری خاطر صلیب پر چڑھنے کی ضرورت نہیں تھی۔

اور اَب سوال یہ ہے کہ کیا ہم راستباز ٹھہرنے کے لئے ساری زندگی ایک ایسے قانون و ضابطے کی پابندی کرتے رہیں جو ہمیں راستباز بنا ہی نہیں سکتا یا ہم خوشی و دلیری سے مسیح کی راستبازی قبول کر لیں؟

چھٹا باب

راستبازی کی بنیاد

(گلتیوں ۳:۱-۱۴)

کیا ہمیں اپنے گناہوں سے نجات پانے کیلئے اپنے اچھے اور نیک کاموں پر بھروسہ کرنا چاہیے؟ یا ہمیں خدا کے کاموں پر یقین و اعتماد کر کے اپنی زندگی کو پاک و پرہیزگار بنانا چاہیے؟ روم کے صوبے گلتیہ کی کلیسیاؤں کے نام خط میں پولس رسول زور دیتے ہوئے کہتا ہے کہ مسیح کے پیروکاروں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ موسوی شریعت کی پابندی کریں۔ درحقیقت شریعت کی پیروی کرنے والے خدا کے فضل سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

اپنے خط کے اگلے حصے میں دلائل و ثبوت دیتے ہوئے ثابت کرتا ہے کہ شریعت کا درجہ بہت کم اور کمزور ہے۔ پہلی دلیل و ثبوت گلتیہ کے رہنے والے مسیحیوں کا ذاتی تجربہ ہے۔ ۳ باب کی ۱ سے ۵ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''اے نادان گلتیو! کِس نے تم پر افسُون کر لیا؟ تمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے یسوع مسیح صلیب پر دِکھایا گیا۔ مَیں تم سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے شریعت کے اعمال سے رُوح کو پایا یا ایمان کے پیغام سے؟ کیا تم ایسے نادان ہو کہ رُوح کے طور پر شروع کر کے اَب جسم کے طور پر کام پورا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم نے اِتنی تکلیفیں بے فائدہ اُٹھائیں؟ مگر شائد

بے فائدہ نہیں۔ پس جو تمہیں رُوح بخشتا اور تم میں معجزے ظاہر کرتا ہے کیا وہ شریعت کے اعمال سے ایسا کرتا ہے یا ایمان کے پیغام سے؟'' (گلتیوں ۳:۱۔۵)

پولس رسول گلتیہ کے لوگوں کو بہت آسان فہم الفاظ و زبان میں پیغام دے رہا ہے جس کو وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں مگر پھر بھی اُنہوں نے اپنے دماغ میں ایک ایسی بات ڈالی جس سے اُن کی روحانی زندگی کمزور پڑ سکتی تھی۔ اگرچہ اُنہیں ہر طرح کی معلومات حاصل کرنے کا حق و آزادی تھی مگر وہ ایک غلط نتیجے پر پہنچے۔ یوں لگ رہا تھا کہ اُنہوں نے اپنے دِل و دماغ کو کسی اَور کے قبضے میں دے دیا ہے۔

پولس رسول کے اِس طرح لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے مسیح کے بارے میں بڑی وضاحت و صفائی سے سب کچھ بتا دیا تھا۔ اُس کا پیغام اِتنا واضح تھا جیسے کہ اُس نے صلیب پر مسیح کی تصویر اُن کے سامنے رکھ دی ہو۔ مسیح کی صلیب کے مقابلے میں کسی ضابطۂ اخلاق سے نجات حاصل کرنے کا جواز پیش کرنا بے معنی اور فضول ہے۔

اِس کے باوجود کہ گلتیہ میں مسیح کے پیروکار ذہنی اُلجھن کا شکار تھے مگر پھر بھی اُن کو اِتنا ضرور یاد تھا کہ اُنہوں نے خدا کے پاک رُوح کو کیسے پایا۔ موسوی شریعت کی پابندی کرنے سے نہیں بلکہ اِنجیل کی خوشخبری پر ایمان لانے کے سبب سے۔ اِبتدا میں خدا کے پاک رُوح کی طاقت حاصل کرنے کے بعد،

کیا وہ اِتنے بے وقوف اور نادان بن گئے ہیں کہ اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ کر کے روحانی سفر پر چلنا چاہتے ہیں؟

مسیح کی پیروی کرنے کے سبب سے اِن لوگوں نے بہت دُکھ تکلیف سہی۔ کیا اَب وہ کہیں گے کہ اُنھوں نے غلطی کی ہے؟ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ مسیح کو رَد کر کے اور موسوی شریعت کی پیروی کر کے خدا اُن پر پھر بھی اپنا پاک رُوح نازل کرتا رہے گا اور اُن کو اپنے معجزات سے نوازتا رہے گا؟

اپنے دوسرے دلائل و ثبوت میں پولس رسول، ابرہام کے تجربہ کا حوالہ پیش کرتا ہے۔ ۶ سے ۹ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''چنانچہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گِنا گیا۔ پس جان لو کہ جو ایمان والے ہیں وہی ابرہام کے فرزند ہیں، اور کتابِ مقدس نے پیشتر سے یہ جان کر کہ خدا غیرقوموں کو ایمان سے راستباز ٹھہرائے گا پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خوشخبری سُنا دی کہ تیرے باعث سب قومیں برکت پائیں گی۔ پس جو ایمان والے ہیں وہ ایماندار ابرہام کے ساتھ برکت پاتے ہیں۔''

اگر ہم خواہش رکھتے ہیں کہ خدا ہمیں راستباز ٹھہرائے تو یہ حکمت و دانش کی بات ہو گی کہ جو ہم سے پہلے گزرے اُنھوں نے راستبازی کیسے حاصل کی۔ اِس بارے میں پولس رسول، ابرہام کی مثال پیش کرتے ہوئے پیدایش کی کتاب کے ۱۵ باب کی ۶ آیت کا حوالہ دیتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا، ابرہام کو راستباز کیوں ٹھہراتا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ ابرہام نے مکمل طور پر ضابطۂ

اخلاق کی پابندی کی۔ ہرگز نہیں، بلکہ وہ خدا پر ایمان لانے کے سبب سے راستباز ٹھہرا۔

یہ کوئی ایسا اِنتظام نہیں تھا جو صرف ابرہام کے لئے تھا بلکہ خدا نے کہا کہ سب قومیں ابرہام کے وسیلے سے برکت پائیں گی۔ اَب سوال یہ ہے کہ سب قومیں کیسے برکت پائیں گی؟ اور اِس کا جواب یہ ہے کہ مسیح یسوع نجات دہندے کے وسیلے سے۔ اپنی ماں مریم کے سبب سے یسوع مسیح، ابرہام کی نسل سے تھا۔ لہذا جس طرح ابرہام خدا پر ایمان رکھنے کی وجہ سے راستباز ٹھہرا، اُسی طرح ہر وہ اِنسان جو مسیح یسوع پر جس کو خدا نے ہمارے گناہوں کا کفارہ دینے کے لئے دُنیا میں بھیجا، ایمان لائے گا وہ راستباز ٹھہرایا جائے گا۔

ایمان کے وسیلے سے ملنے والی راستبازی کے برعکس شریعت ہے جو صرف لعنت ملامت ہی کر سکتی ہے۔ آیت ۱۰ سے ۱۴ میں پولس رسول لکھتا ہے، ''کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہے، اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا کیونکہ لکھا ہے کہ راستباز اِیمان سے جیتا رہے گا، اور شریعت کو اِیمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے اِن پر عمل کِیا وہ اِن کے سبب سے جِیتا رہے گا۔ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے، تاکہ مسیح یسوع میں ابرہام کی برکت غیر

قوموں تک بھی پہنچے اور ہم اِیمان کے وسیلہ سے اُس رُوح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہُوا ہے۔" (گلتیوں ۳:۱۰۔۱۴)

پولس رسول اِس اہم نکتے کی طرف توجہ دِلاتے ہوئے کہتا ہے کہ موسوی شریعت کی پابندی کرنے والے اِس لئے لعنت کے ماتحت ہیں کیونکہ شریعت مکمل تابعداری چاہتی ہے۔ اِس میں کوئی بھی ایسی گنجائش نہیں کہ آپ خلاف ورزی کریں اور آپ کا کسی طرح سے چھٹکارا ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر آپ نے شریعت کو توڑا تو سزا ضرور مِلے گی۔ شریعت کو توڑنے کی سزا روحانی موت ہے۔ مسیح یسوع کے علاوہ کوئی بھی ایسی ہستی نہیں جس نے شریعت کی مکمل طور پر پابندی کی ہو۔ اِس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شریعت ہم سب کو لعنتی ٹھہراتی ہے اور جب ہم پر شریعت کے وسیلے سے لعنت ہو گئی تو پھر شریعت ہمیں ہرگز راستباز نہیں ٹھہرا سکتی۔

راستباز ٹھہرنے کا عمل مختلف اُصولوں پر مبنی ہے نہ کہ کسی ضابطۂ اخلاق کی پابندی کرنے پر۔ پولس رسول ہمیں اُن اُصولوں کے بارے میں حبقوق نبی کے الفاظ دہراتے ہوئے کہتا ہے کہ "راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔" تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اپنی ذاتی محنت و کوشش یعنی شریعت پر عمل کر کے نہیں بلکہ ایمان کے وسیلہ سے خدا کے نزدیک راستباز ٹھہرتے ہیں۔ ایسا کیسے ممکن ہوتا ہے؟ ہم سب تو خدا کے حکم کی عدولی کی وجہ سے لعنت کے ماتحت ہیں،۔ہاں مگر مسیح یسوع جس نے مکمل تابعداری سے پوری طرح سے شریعت کی پابندی کی، ہماری لعنت کو اپنے اُوپر لے لیا اور ہمارے گناہوں کا بوجھ اُٹھا کر صلیب پر

قربان ہو گیا۔ اُس نے اپنی جان کا کفارہ دے کر ہمیں گناہوں کی سزا سے بچا لیا۔ ہم صرف اور صرف مسیح پر ایمان رکھ کے اور اُس کی صلیب پر دی جانے والی قربانی کو قبول کر کے خدا کے نزدیک راستباز ٹھہر سکتے ہیں۔

ایمان سے راستباز ٹھہرنے کا اُصول صرف یہودی لوگوں تک ہی محدُود نہیں، یہ ایک عالمگیر اُصول ہے۔مسیح یسوع کی قربانی نے رنگ ونسل اور دین و دھرم کے فرق کو مٹا کر تمام بنی نوع اِنسان کو اِس قابل بنا دیا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ اپنا ٹوٹا ہُوا رشتہ پھر سے بحال کر سکیں۔ صرف ابرہام کی جسمانی نسل نہیں جو اِس برکت میں شامل ہے (یہ وہ ہیں جن کو لعنت سے چھٹکارا مِلا) بلکہ وہ سب بھی اِس برکت کو حاصل کر سکتے ہیں جو دِل و جان سے اپنا ایمان مسیح پر رکھیں گے۔ اور جو مسیح کو اپنا نجات دہندہ سمجھ کر مکمل پیروی کریں گے، خدا اُن کو وعدے کے مطابق رُوح القدس کا اِنعام تحفہ میں دے گا۔

اگر موسوی شریعت ہمیں گناہ سے نہیں بچا سکتی تو پھر اِس کا مقصد و اہمیت کیا ہے؟ خدا نے شریعت کو قائم کیوں کِیا اگر ساری بنی نوع اِنسان پر اِس کے وسیلہ سے لعنت ہی پڑنی ہے؟

ساتواں باب

ہمارا نگہبان

(گلتیوں۳:۱۵۔۲۵)

خدائے بزرگ و برتر کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ لاتبدیل ہے۔ ہمارے لئے یقینا یہ خوشی و سکون کی بات ہے۔ کِتنے ہی افسوس کا مقام ہوتا کہ ساری زندگی ہم وہی کرتے رہے جو خدا کی نظر میں اچھا اور قابلِ قبول تھا، اور پھر پتہ چلا کہ ماضی میں ہماری جن باتوں سے خدا خوش تھا اَب وہی باتیں اُس کے قہر و غصے کا سبب بن گئی ہیں۔ ممکن ہے کہ کچھ یہ کہیں کہ خدا نے ماضی میں جو فرمایا وہ اُس سے بدل گیا ہے اور اَب کوئی نیا فرمان جاری کر دیا ہے، لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ خدا کبھی اپنے وعدوں اور اپنی کہی باتوں کو نہیں بھولتا۔ وہ کبھی اپنے آپ کو تبدیل نہیں کرتا۔

خدا کا پاک کلام کہتا ہے، ''خدا اِنسان نہیں کہ جھوٹ بولے، اور نہ وہ آدمزاد ہے کہ اپنا اِرادہ بدلے۔ کیا جو کچھ اُس نے کہا اُسے نہ کرے؟ یا جو فرمایا ہے اُسے پورا نہ کرے؟'' (گنتی ۲۳:۱۹)

مگر اِس سے ہمارے ذہن میں سوال اُبھرتا ہے۔ پولس رسول نے روم کے صوبے گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے اِلہامی خط میں لکھا کہ لوگ موسوی شریعت کی تابعداری کر کے نہیں بلکہ ایمان کے وسیلہ راستباز

ٹھہرائے جائیں گے۔ اور اپنی اِس بات کی مزید وضاحت کے لئے وہ ابرہام کی مثال دیتا ہے کہ وہ ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرا، اِسی لئے خدا نے وعدہ کِیا کہ تمام قومیں اُس کے وسیلہ سے راستباز ٹھہریں گی۔ اگرچہ موسوی شریعت ابرہام سے وعدے کے بعد دی گئی تو کیا وعدہ کی حیثیت شریعت کے آنے سے ختم نہیں ہو گئی؟ پولس رسول ۳ باب کی آیت ۱۵ سے ۱۸ میں اِس کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے، ''اے بھائیو! مَیں اِنسان کے طور پر کہتا ہوں کہ اگرچہ آدمی ہی کا عہد ہو جب اُس کی تصدیق ہو گئی تو کوئی اُس کو باطِل نہیں کرتا اور نہ اُس پر کچھ بڑھاتا ہے۔ پس ابرہام اور اُس کی نسل سے وعدے کِئے گئے، وہ یہ نہیں کہتا کہ نسلوں سے، جیسا کہ بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہ تیری نسل کو اور وہ مسیح ہے۔ میرا مطلب ہے کہ جس عہد کی خدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی اُس کو شریعت چار سو تیس برس کے بعد آ کر باطِل نہیں کر سکتی کہ وہ وعدہ لاحاصِل ہو، کیونکہ اگر مِیراث شریعت کے سبب سے مِلی ہے تو وعدہ کے سبب سے نہ ہوئی مگر ابرہام کو خدا نے وعدہ ہی کی راہ سے بخشی۔'' (گلتیوں ۳:۱۵-۱۸)

اپنے اِس نکتے کی وضاحت کے لئے کہ موسوی شریعت نے ابرہام کے ساتھ کِئے گئے خدا کے وعدے کو منسوخ یا ختم نہیں کِیا، پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو آدمیوں کے عہد کی طرف توجہ دِلاتا ہے۔ یونانی زبان میں جس لفظ کا ترجمہ ''عہد'' کِیا گیا ہے اُس کا مطلب ''وصیت'' بھی ہے۔ اِس سے پولس کا نکتہ اَور بھی زیادہ صاف اور واضح ہو جاتا ہے۔ جب وصیت کا اِطلاق ہو گیا تو

کوئی اِس کو نہ تو منسوخ اور نہ ہی اِس میں رَد و بدل کر سکتا ہے۔ وصیت کی حیثیت ویسی ہی رہتی ہے جیسا اُس کو لکھا گیا ہوتا ہے۔ اِسی طرح خدا نے ابرہام سے جو وعدہ کِیا وہ تبدیل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی موسوی شریعت کے آنے سے جو چار صدیوں بعد دی گئی، اِلٰہی وعدہ منسوخ یا ختم ہو سکتا ہے۔ وہ اُصول جس کے تحت لوگ ابرہام کی نسل یعنی مسیح یسوع پر اِیمان رکھ کے راستباز ٹھہریں گے، آج بھی قائم و دائم ہے۔

اگر لوگ موسوی شریعت سے نہیں بلکہ اِیمان سے راستباز ٹھہریں گے تو کوئی پوچھ سکتا ہے کہ پھر شریعت کا مقصد کیا ہے؟ پولس رسول اِس مسئلہ کی ۱۹ اور ۲۰ آیت میں وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے، ''پس شریعت کیا رہی؟ وہ نافرمانیوں کے سبب سے بعد میں دی گئی کہ اُس نسل کے آنے تک رہے جس سے وعدہ کِیا گیا تھا اور وہ فرشتوں کے وسیلہ سے ایک درمیانی کی معرفت مقرر کی گئی۔ اَب درمیانی ایک کا نہیں ہوتا مگر خدا ایک ہی ہے۔'' (گلتیوں ۱۹:۳-۲۰)

پولس رسول کہتا ہے کہ موسوی شریعت دیئے جانے کا سبب ہمارے گناہ تھے۔ رومیوں کے نام خط میں وہ لکھتا ہے، ''کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اُس کے حضور راستباز نہیں ٹھہرے گا، اِس لئے کہ شریعت کے وسیلہ سے تو گناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے۔'' (رومیوں ۲۰:۳)

دوسرے لفظوں میں یہ کہ شریعت ہمیں احساس دِلاتی ہے کہ اِیمان سے راستباز ٹھہرنے کے لئے ہمیں کِتنی ضرورت ہے۔ شریعت ہمیں ہمارے

گناہوں اور قصوروں کی پہچان تو دیتی ہے مگر حل نہیں بتاتی۔ پولس رسول کہتا ہے کہ شریعت دیئے جانے کا مقصد عارضی تھا۔ اِس کا اثر ابرہام کی نسل یعنی مسیح یسوع کے دُنیا میں آنے تک تھا۔ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح نے شریعت کو ختم یا منسوخ کر دیا؟ ہرگز نہیں! جیسا کہ مسیح نے خود فرمایا، ''یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔'' (متی ۵:۱۷)

شریعت کی ایک اَور خصوصیت یہ ہے کہ فرشتوں کو درمیانی بنا کر اُن کے ذریعہ دی گئی۔ اِس کے برعکس ابرہام سے وعدہ بغیر کسی درمیانی کے سیدھا خدا نے کِیا۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وعدہ موسیٰ کی شریعت سے کہیں اعلیٰ، عظیم و افضل ہے۔ پولس رسول آیت ۲۱ سے ۲۵ تک اپنے اِسی بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے، ''پس کیا شریعت خدا کے وعدوں کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں! کیونکہ اگر کوئی ایسی شریعت دی جاتی جو زندگی بخش سکتی تو البتہ راستبازی شریعت کے سبب سے ہوتی۔ مگر کتابِ مقدس نے سب کو گناہ کا ماتحت کر دیا تاکہ وہ وعدہ جو یسوع مسیح پر اِیمان لانے پر موقوف ہے اِیمانداروں کے حق میں پورا کِیا جائے۔ اِیمان کے آنے سے پیشتر شریعت کی ماتحتی میں ہماری نگہبانی ہوتی تھی اور اُس اِیمان کے آنے تک جو ظاہر ہونے والا تھا ہم اُسی کے پابند رہے۔ پس شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اُستاد بنی تاکہ ہم اِیمان کے سبب سے راستباز ٹھہریں، مگر جب اِیمان آ چکا تو ہم اُستاد کے ماتحت نہ رہے۔'' (گلتیوں ۳:۲۱-۲۵)

جبکہ ابرہام سے کِیا گیا وعدہ، موسوی شریعت سے کہیں اعلیٰ، عظیم و افضل ہے، ممکن ہے کہ کچھ لوگ یہ سمجھیں کہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔کیا خدا کی اپنی ہی کہی ہوئی باتوں میں اِختلاف ہو گا؟ پولس رسول کہتا ہے کہ ایسا ہرگز ممکن نہیں، بلکہ اختلاف کی بجائے، دونوں ایک دوسرے کی تعریف و ستائش کرتے ہیں۔ وعدہ کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت راستبازی نہیں دے سکتی، اور شریعت کی ضرورت ہے تاکہ وعدہ کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ ہو سکے۔ ہم جب تک اِس غلط فہمی میں مُبتلا ہوں گے کہ ہم اپنی قابلیت و کوشش سے راستباز ٹھہر سکتے ہیں اُس وقت تک ہمیں وعدہ کی ضرورت کا اندازہ ہرگز نہیں ہو گا، بلکہ موسوی شریعت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم تسلیم کریں کہ ہماری اپنی کوشش و کاوش کافی نہیں ہے۔ ہم خود سے راستباز ٹھہرنے کے اہل و قابل ہی نہیں۔ شریعت میں اِتنی طاقت و قوت نہیں کہ ہماری اِس کمی و محرومی کو پورا کر سکے بلکہ ہم اپنے آپ کو ایک قیدی کی طرح جیل میں بند محسوس کرتے ہیں۔

شریعت کا مقصد یہ تھا کہ ہم اپنے لئے کوئی اَور راستہ اِختیار کریں۔ بائبل مقدس کا اُردو ترجمہ موسوی شریعت کو اُستاد کہتا ہے، اور اِس سے بھی بہتر ترجمہ نگہبان ہو گا۔ پولس رسول کہتا ہے کہ شریعت نے ہمیں مسیح تک پہنچانے کے لئے ایک نگہبان کا فریضہ انجام دیا۔ کیونکہ مسیح میں ابرہام سے کِیا گیا وعدہ پورا ہُوا اِس لئے شریعت ہمیں اُنگلی پکڑ کے مسیح تک لائی، اور جب ہم نے اپنا اِیمان مسیح پر رکھ لیا تو شریعت کا مقصد و کام مکمل ہو گیا۔ پھر اِس کی ضرورت نہیں رہی۔

اَب سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے اپنا ایمان مسیح پر رکھا ہے یا ابھی تک اپنی ہی کوشش و کاوش سے راستباز ٹھہرنے کے لئے رات دِن ٹکریں مار رہے ہیں؟ کیا آپ اُس وعدے پر بھروسہ و یقین رکھتے ہیں جو خدا نے ابرہام سے کیا یا ابھی تک اپنی حکمت و طاقت سے جنت خریدنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں؟

آٹھواں باب

وعدہ کے مُطابِق وارِث

(گلتیوں ۳:۲۶۔۴:۷)

روم کے صوبے گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے اِلہامی خط میں پولس رسول ثابت کرتا ہے کہ ہم اپنی کوشش و کاوش پر بھروسہ کر کے راستبازی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ صرف اور صرف مسیح یسوع پر اِیمان لا کر خدا کی نظر میں راستباز ٹھہر سکتے ہیں۔ اگر مسیح پر ایمان لانے سے صرف راستبازی ہی نتیجہ ہوتا تو یہ ایک بہت بیش قیمت اور اعلیٰ ترین بات ہوتی مگر ایمان کا اثر اِس سے کہیں زیادہ ہے۔

پولس اپنے الہامی خط کے ۳ باب میں اِس اہم نکتے پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتا ہے، ''کیونکہ تم سب اُس اِیمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو، اورتم سب جِتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی، نہ کوئی غلام نہ آزاد، نہ کوئی مرد نہ عورت، کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔ اور اگر تم مسیح کے ہو تو ابرہام کی نسل اور وعدے کے مطابق وارث ہو۔'' (گلتیوں ۳:۲۶۔۲۹)

اپنے اِس بیان میں پولس رسول مسیح پر اِیمان رکھنے کے چار نتائج کا ذکر کرتا ہے۔ پہلا یہ کہ جو مسیح یسوع پر اِیمان رکھتے ہیں وہ خدا کے بیٹے بیٹیاں

ہیں۔ ایک اَور مقام پر اِس بارے میں لکھا ہے کہ خدا نے مسیح پر ایمان لانے والوں کو لے پالک بنا کر اپنے گھرانے میں شامل کر لیا ہے۔ ہم خدا کے خاندان کا ایک حصہ ہیں، جیسا کہ پولس رسول ایک اَور مقام پر لکھتا ہے، ’’پس اَب تم پردیسی اور مُسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خدا کے گھرانے کے ہو گئے۔‘‘ (افسیوں ۱۹:۲)

مسیح پر اِیمان رکھنے کا دوسرا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ایک تن ہو کر خدا کے ساتھ مِل جاتے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جب خدا ہم پر نظر کرتا ہے تو وہ ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو نہیں دیکھتا بلکہ مسیح یسوع کو ہم میں دیکھتا ہے۔ اِس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہم مسیح کی مانند ہو جاتے ہیں۔ ہماری سوچ ویسی ہی ہو جاتی ہے،۔ہمارا طرزِ زندگی اُسی کی طرح ہو جاتا ہے۔

ہم کیسے اور کب مسیح کے ساتھ ایک تن ہو جاتے ہیں؟ پولس رسول کہتا ہے، ایسا بپتسمہ لینے کے وقت ہوتا ہے، جب ہم خدا باپ، بیٹے اور رُوح اُلقدس کے نام سے پانی میں ڈبوئے جاتے ہیں۔ یہ بپتسمہ ہی ہے جو ہمیں مسیح کے پاس لاتا ہے اور بپتسمہ ہی کی وجہ سے مسیح میں ایک تن ہو جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اِس مسلمہ حقیقت کا اِنکار کرتے ہیں کہ نجات کے لئے بپتسمہ ضروری ہے۔ کیا پولس رسول نے اپنے اِس اِلہامی خط کے ۲ باب کی ۱۶ آیت میں نہیں کہا کہ ہم اِیمان سے راستباز ٹھہرتے ہیں؟ جو لوگ نجات کے لئے بپتسمہ کا اِنکار کرتے ہیں، ہرگز نہیں سمجھتے کہ بپتسمہ درحقیقت ایمان کا حصہ ہے۔ ہاں یہ حقیقت ہے کہ محض پانی نجات نہیں دے سکتا، اور یہ بھی سچ ہے کہ پانی میں ڈبوئے

جانے سے ہمیں کوئی ثواب نہیں مِلتا، مگر یہ بھی ازلی حقیقت ہے کہ بپتسمہ نجات کے عمل کا ایک لازمی حصہ ہے۔ بپتسمہ اور ایمان ایک دوسرے کے خلاف نہیں بلکہ بپتسمہ، ایمان ہے جو بپتسمے کے عمل سے ظہور میں آ تا ہے۔

مسیح پر ایمان رکھنے کا تیسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اُس میں ہم سب ایک ہو جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے اور دوسروں کے بیچ میں فرق رکھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اعلیٰ و افضل اور دوسروں کو حقیر و ناچیز سمجھتے ہیں۔ مسیح نے ذات پات، رنگ ونسل، اور امیری غریبی کی ساری دیواروں کو گرا دیا ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے جُدا کرتی ہیں۔ ہم مرد ہوں یا عورت، ہمارا معاشی، سماجی اور جغرافیائی پس منظر کچھ بھی کیوں نہ ہو ہم سب مسیح میں ایک ہیں۔ ہم سب خدا کی نظر میں ایک جیسے ہیں۔

مسیح پر ایمان لانے کا چوتھا نتیجہ یہ ہے کہ ہم وارث بن جاتے ہیں۔ روحانی اعتبار سے اور ایمان کے وسیلہ سے ہم ابرہام کی نسل یعنی اولاد ہیں، اور جبکہ ہم اُس کی نسل و اولاد ہیں تو خدا نے ابرہام سے جو وعدے کِئے اُن کے حقدار و وارث بھی ہیں۔

مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے سے ہماری حالت پہلے جیسی نہیں رہتی۔ پولس رسول ۴ باب کی ۱ سے ۷ آیت میں اِس فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے، ”لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ وارث جب تک بچہ ہے اگرچہ وہ سب کا مالک ہے اُس میں اور غلام میں کچھ فرق نہیں بلکہ میعاد باپ نے مقرر کی اُس وقت تک سَرپرستوں اور مختاروں کے اِختیار میں رہتا ہے۔ اِسی طرح ہم بھی

جب بچے تھے تو دُنیوی اِبتدائی باتوں کے پابند ہو کر غلامی کی حالت میں رہے۔ لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ مِلے۔ اور چونکہ تم بیٹے ہو اِس لئے خدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے دِلوں میں بھیجا جو ابا یعنی اے باپ! کہہ کر پکارتا ہے۔ پس اَب تُو غلام نہیں بلکہ بیٹا ہے اور جب بیٹا ہوا تو خدا کے وسیلہ سے وارث بھی ہوا۔"

پولس رسول لوگوں کی مسیح کے آنے سے پہلے کی حالت کو یتیم بچے سے تشبیہ دیتا ہے۔ جب تک وہ بچہ شرعی و قانونی طور پر بالغ نہیں ہو جاتا وہ اپنے بڑوں یا مختاروں کے ماتحت و تابع ہی رہتا ہے۔ اُس کی زندگی پر اُن کا اِختیار ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اُس کی حالت ایک غلام جیسی ہی ہوتی ہے۔ خواہ اُس کے پاس کتنا ہی مال و دولت کیوں نہ ہو، اُس کا روپے پیسے اور جائداد پر کوئی اِختیار نہیں ہوتا۔ اُس کو وہی کرنا پڑتا ہے جو اُس کے بڑے یا مختار کہتے ہیں۔ اِسی طرح مسیح کے آنے سے پہلے لوگ شریعت کے ماتحت تھے۔ دُرست اخلاقی معیار قانون کے قاعدے کی روشنی میں پرکھا جاتا تھا۔

مگر وہ دِن آتا ہے جب بچہ عمر کی اُس حد کو چُھو لیتا ہے جو اُس کے باپ نے مقرر کی ہوتی ہے۔ جائداد و روپیہ پیسہ اَب اُس کے اِختیار میں آ جاتا ہے۔ اَب وہ اپنے بڑوں یا مختاروں کے تابع نہیں رہا کہ یہ کرو اور وہ نہ کرو جیسا کہ چھوٹا بچہ ہونے کے وقت ہوتا تھا۔ اَب وہ اپنی مرضی سے جو چاہے کر

سکتا ہے۔ وہ اپنے روپے پیسے سے دوسروں کے کہنے کے مطابق نہیں بلکہ اپنی شخصیت و طبیعت کی روشنی میں جو دِل چاہے کر سکتا ہے۔

اِسی طرح جب کوئی مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتا ہے تو وہ اپنی نئی زندگی، نئے مقام اور نئی حالت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اَب وہ خدا کا بیٹا بن کر خدا کے خاندان میں شامل ہے۔ اُس کی زندگی کی یہ نمایاں تبدیلی اُس کے سیرت و کردار سے بھی نظر آتی ہے، کیونکہ خدا کے خاندان کا فرد خدا کے بتائے ہوئے اُصولوں اور قاعدوں کے مطابق ہی چلے گا۔ ایسا کرنا اَب اُس کی طبیعت و شخصیت کا حصہ ہے۔ مسیح کی پیروی کرنے سے پہلے اُس کو شریعت و قانون کی ضرورت تھی کہ اُس کی تابعداری کر کے وہ نیک و پاکیزہ زندگی گزارے۔ مگر مسیح پر ایمان لانے اور اُس کو اپنی زندگی کا اِختیار دینے کے سبب سے اِنسان مسیح کی مانند بن جاتا ہے، اور جب وہ مسیح کی مانند بن جاتا ہے تو پھر وہ دُرست و صحیح کام ہی کرتا ہے کیونکہ مسیح کی طبیعت ایسی ہی ہے کہ وہ صرف پاکیزہ کام کرے۔ جو شخص مسیح کو پہن لیتا ہے، اُس کے اندر سے راہنمائی خود بخود نکل کر اُس کو نیک و پاکیزہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ باہر کے اخلاقی قانون و قاعدے کا ماتحت و غلام نہیں ہوتا۔ اُس کو نیک و پاکیزہ کام کرنے کے لئے اَب شریعت و قانون و قاعدوں کی ضرورت نہیں بلکہ اُس کے اندر اَب خدا کی پاک روح ہے جو اُس کی راہنمائی کرتی ہے۔

اِس کی روشنی میں ہم سب کو چاہیے کہ اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں کہ ہمارے اندر کوئی کمی یا کمزوری تو نہیں؟ کیا ہم مقررہ قانون و قاعدوں کو سامنے

رکھ کر زندگی بسر کر رہے ہیں یا یہ ہماری طبیعت میں شامل ہے کہ ہم نیک و پاکیزہ کام کریں؟ اگر قانون و قاعدے نہ ہوتے تو کیا پھر بھی ہم نیک و پاکیزہ زندگی گزاریں گے؟ اگر نہیں، تو پھر ہمیں اپنے آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کیا خدا کا پاک روح ہم میں سکونت کرتا ہے؟ اور اگر ہماری زندگیاں خدا کے پاک روح کی راہنمائی میں نہیں تو کیا پھر بھی ہم خدا کے خاندان کا حصہ ہیں؟ کیا ہم مسیح میں ہیں؟

نواں باب
نکمی باتیں
(گلتیوں ۴:۸۔۲۰)

لوگ سچائی سے کیوں بھاگتے ہیں؟ اِس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ کچھ دھوکے میں آ جاتے ہیں، دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ غلطی سے جھوٹ کو بھی سچ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو غلط معلومات ملتی ہیں، جو سچائی اُن کو بتائی یا سکھائی جاتی ہے اُس کی اُن کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ اور ممکن ہے کہ سچائی سے بھاگنے کی ایک اَور وجہ بھی ہو کہ وہ سچائی بتانے یا سکھانے والے کی شخصیت و کردار پر شک کرتے ہیں، اور یوں کسی جھوٹے اُستاد کی سحرانگیز شخصیت کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

پولس رسول نے اِنجیل کی خوشخبری روم کے صوبے گلتیہ میں پھیلائی، جس کے نتیجے میں بہت سے لوگ مسیح کے پیروکار بن گئے اور کلیسیائیں قائم ہونا شروع ہو گئیں۔ بدقسمتی سے کچھ لوگ جو پولس کے بعد آئے اُنھوں نے یہ تعلیم دینا شروع کر دی کہ مسیح پر ایمان لانا ہی کافی نہیں، نجات پانے کے لئے موسوی شریعت کی پیروی کرنا بھی ضروری ہے۔ پولس یہ سب دیکھ کر سخت حیران و پریشان ہو گیا۔ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کو اُس نے اِنجیل کی خوشخبری سُنائی، وہ ازلی سچائی کو رد کر کے کسی اَور تعلیم پر چل پڑے؟ گلتیہ میں رہنے

والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے الہامی خط میں پولس رسول کئی منطقی دِلائل دے کر یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم نے شریعت پر عمل کر کے نہیں بلکہ مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے نجات پائی ہے۔ اِس کے علاوہ وہ لوگوں سے ذاتی اِلتماس بھی کرتا ہے۔ ۴ باب کی ۸ سے ۲۰ آیت میں وہ کہتا ہے، ''لیکن اُس وقت خدا سے ناواقف ہو کر تم اُن معبودوں کی غلامی میں تھے جو اپنی ذات سے خدا نہیں۔ مگر اَب جو تم نے خدا کو پہچانا بلکہ خدا نے تم کو پہچانا تو اُن ضعیف اور نکمی ابتدائی باتوں کی طرف کِس طرح پھر رُجوع ہوتے ہو جن کی دوبارہ غلامی کرنا چاہتے ہو؟ تم دِنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو۔ مجھے تمہاری بابت ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ جو محنت مَیں نے تم پر کی ہے بے فائدہ جائے۔

اے بھائیو! مَیں تمہاری منت کرتا ہوں کہ میری مانند ہو جاؤ کیونکہ مَیں بھی تمہاری مانند ہوں۔ تم نے میرا کچھ بگاڑا نہیں، بلکہ تم جانتے ہو کہ مَیں نے پہلی دفعہ جسم کی کمزوری کے سبب سے تم کو خوشخبری سُنائی تھی، اور تم نے میری اُس جسمانی حالت کو جو تمہاری آزمایش کا باعث تھی نہ حقیر جانا نہ اُس سے نفرت کی اور خدا کے فرشتہ بلکہ مسیح یسوع کی مانند مجھے مان لیا۔ پس تمہارا وہ خوشی منانا کہاں گیا؟ مَیں تمہارا گواہ ہوں کہ اگر ہو سکتا تو تم اپنی آنکھیں بھی نکال کر مجھے دے دیتے۔ تو کیا تم سے سچ بولنے کے سبب سے مَیں تمہارا دُشمن بن گیا؟ وہ تمہیں دوست بنانے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر نیک نیتی سے نہیں بلکہ وہ تمہیں خارج کرانا چاہتے ہیں تاکہ تم اُن ہی کو دوست بنانے کی کوشش کرو۔

لیکن یہ اچھی بات ہے کہ نیک اَمر میں دوست بنانے کی ہر وقت کوشش کی جائے، نہ صرف اُسی وقت جب مَیں تمہارے پاس موجود ہوں۔ اَے میرے بچو! تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کے سے درد لگے ہیں، جب تک مسیح تم میں صورت نہ پکڑ لے۔ جی چاہتا ہے کہ اَب تمہارے پاس موجود ہو کر اَور طرح سے بولوں کیونکہ مجھے تمہاری طرف سے شبہ ہے۔"

پولس رسول کو یہ بات بھی پریشان کِئے ہوئے تھی کہ مسیح کی پیروی کرنے سے پہلے یہ لوگ خواہ بُت پرست تھے یا یہودی، اُن کو پہلے ہی سے اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے نجات پانے کی غلامانہ سوچ کا تجربہ تھا۔ وہ خدا کو نہیں جانتے تھے بلکہ رسم و رواج، اور سماجی قانون و قاعدے اُن کے نزدیک خدا کا بدل تھے۔ مسیح میں اگرچہ اُنہوں نے خدا کو جانا پہچانا اور دُنیاوی اُصولوں سے چھٹکارا پا کے آزاد زندگی کا تجربہ حاصل کِیا، مگر اَب پھر وہ اُسی غلامی کی دلدل میں واپس جانا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے پھر اُسی دُنیاوی رسم و رواج اور عقائد کی پیروی کرنا شروع کر دی جن کی تابعداری وہ مسیح میں شامل ہونے سے پہلے کِیا کرتے تھے۔

پولس رسول کو یہ دُکھ اور افسوس تھا کہ اُس نے بے کار میں اپنا وقت ضائع کِیا۔ اِن لوگوں کو اِنجیل کی خوشخبری سُنانے، اور مسیح کے بارے میں بتانے سے کیا حاصل ہوا کہ اگر اِنہوں نے غلامی میں جکڑی ہوئی زندگی کی طرف پھر سے لوٹ جانا تھا۔ پولس ساتھ ساتھ اُن کو یہ بھی یقین دہانی کروا رہا تھا کہ اُنہوں نے اُس کا کچھ نہیں بگاڑا۔ اُس کو اپنی فکر نہیں تھی بلکہ پریشانی یہ ہے کہ

یہ لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اُس نے اُن کو یاد دِلایا کہ وہ اِنجیل کی خوشخبری سُن کر کِس قدر خوش و شادمان تھے۔ یہ خوشی و شادمانی پولس کی وجہ سے نہیں تھی، اُن کے لئے پولس کی بیماری ایک آزمایش یا نفرت کے قابل تھی مگر خوشی کا سبب اُس کا پیغام تھا۔ لیکن اَب اُن کی وہ خوشی و شادمانی کہاں گئی؟ کیا اُن کو نہیں معلوم کہ اُن کی پُرانی غلامانہ سوچ، رسم و رواج اور عقائد نے اُن کی ساری خوشیاں چھین لی ہیں، جن کا تجربہ اُن کو مسیح کی پیروی کر کے حاصل ہوا تھا؟

مسیح کی پیروی کرنے کی بجائے مقررہ رسم و رواج و عقائد پر چلنے کا ایک اَور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ الگ تھلگ یعنی پولس سے دُور ہو گئے۔ وہ اُسی شخص پر شک کرنے لگے جس کا وہ مسیح یسوع کی طرح اِستقبال کرتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ لوگ پولس رسول کی خاطر اپنی آنکھیں نکال کر دینے کو تیار تھے، مگر اَب وہ اُسے شک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔

اِس کی روشنی میں پولس رسول نے اپنے اور جھوٹے اُستادوں کے درمیان فرق کو نمایاں کِیا۔ کِس کے دِل میں لوگوں کیلئے نیک نیتی اور ایمانداری سے کچھ کرنے اور کچھ دینے کا جذبہ ہے؟ پولس اُن کو اُن کے اپنے فائدے کے لئے ہدایات دے رہا ہے۔ وہ اُن سے پوچھتا ہے کہ کیا وہ اُن کو سچائی کی خوشخبری دینے کے سبب سے اُن کا دُشمن بن گیا ہے؟ اِس کے برعکس جھوٹے اُستاد لوگوں کا فائدہ نہیں سوچتے بلکہ لوگوں سے فائدہ اُٹھانے کی فکر میں ہوتے ہیں۔

یہ ایک اہم اُصول ہے جس کی روشنی میں ہم اُستاد کی نیت کو جان سکتے ہیں۔ فائدہ کِس کو ہو گا؟ اگر سِکھانے والا سیکھنے والوں کو فائدہ دینے کی بجائے اُن سے فائدہ اُٹھانے کی فکر میں ہے، اگر وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ سچائی کی بجائے اُس کی شخصیت کو محور و مرکز بنا کر اُس کے پیچھے چلیں تو اُس کی نیت و مقاصد اچھے نہیں۔

پولس رسول کو سب سے زیادہ فکر اِس بات کی تھی کہ اگر یہ لوگ اِنجیل کی خوشخبری کو چھوڑ کر اپنے پُرانے طرزِ زندگی کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو وہ مسیح کی مانند نہیں بن سکتے۔ خدا کا صرف یہ مقصد نہیں کہ وہ ہمیں گناہ کے نتائج سے بچائے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ہمارا کردار و سیرت بھی مکمل طور پر تبدیل ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم مسیح کی مانند بن جائیں۔ ایک اَور مقام پر پولس لکھتا ہے، ''جب تک ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کے ایمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامِل اِنسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔'' (افسیوں ۴:۱۳)

شریعت اور قانون گناہ کی وضاحت کرتا اور ہمیں ملزم و قصوروار ٹھہراتا ہے۔ ممکن ہے شریعت و قانون ہمیں بُرا کام کرنے سے باز رکھے، مگر صرف ہمارا کردار اور سیرت ہے جو ہمیں بُرائی کی خواہش سے رُوک سکتا ہے۔ پولس رسول اپنے اِلہامی خط کے باب ۳، آیت ۲۷ میں مسیح کو پہننے کا ذکر کرتا ہے۔ جب ہم مسیح کی مانند بن جائیں اور جب اُس کا کردار اور سیرت ہمارا کردار و سیرت بن جائے تو صرف اُسی وقت ہم گناہ پر غلبہ پا کر فتح حاصل کر سکتے ہیں، ہم

پھر گناہ نہیں کریں گے، اِس لئے کہ ہم میں بُرا کام کرنے کی خواہش ہی نہیں رہے گی۔ ہمیں اپنے آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ہمیں کونسی چیز گناہ کرنے سے رُوک رہی ہے، شرعی قانون کی خلاف ورزی کرنے کا ڈر خوف یا مسیح کی مانند کردار و سیرت جو گناہ کرنے کا خیال بھی دِل میں نہیں لا سکتی؟

دسواں باب

ہاجرہؔ اور سارہؔ کی تمثیل

(گلتیوں ۴:۲۱۔۳۱)

ہم اِس اُمید پر کچھ کرتے ہیں کہ نتائج ہماری توقعات پر پورے اُتریں گے، اور بدقسمتی سے جن چیزوں کی ہم توقع نہیں رکھتے اُن کے نتائج ہمارے عمل و فعل سے نظر آتے ہیں۔ وہ نتائج جن کی ہم توقع نہیں رکھتے اِس لئے سامنے آتے ہیں کہ ہم اکثر اوقات اپنے فعل و عمل پر زیادہ غور نہیں کرتے یا ہم اُن کی اہمیت و افادیت سے بالکل انجان ہوتے ہیں۔

روم کے صوبے گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں نے موسوی شریعت پر عمل کر کے نجات حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ مسیح پر اِیمان لا کر نجات پانے کے بُنیادی اُصول سے منہ موڑ کر اپنے فعل و اعمال کے وسیلے سے نجات پانے کے چکر میں پڑ گئے اور اِس کے نتائج اُن کی توقعات سے بالکل مختلف تھے۔ پولس رسول نے اُنہیں واضح الفاظ میں کہا کہ وہ آزادی کو چھوڑ کر غلامی کی طرف جا رہے ہیں۔

اپنے نکتہ نظر کو واضح کرنے کے لئے پولس اُن کے سامنے ہاجرہ اور سارہ کی مثال پیش کرتا ہے۔ اپنے اِلہامی خط کے ۴ باب کی ۲۱ سے ۳۱ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''مجھ سے کہو تو، تم جو شریعت کے ماتحت ہونا چاہتے ہو کیا

شریعت کی بات کو نہیں سُنتے؟ یہ لکھا ہے کہ ابرہام کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی سے، دوسرا آزاد سے۔ مگر لونڈی کا بیٹا جسمانی طور پر اور آزاد کا بیٹا وعدہ کے سبب سے پیدا ہوا۔ اِن باتوں میں تمثیل پائی جاتی ہے اِس لئے کہ یہ عورتیں گویا دو عہد ہیں، ایک کوہِ سینا پر کا جس سے غلام ہی پیدا ہوتے ہیں اور وہ ہاجرہ ہے۔ اور ہاجرہ عرب کا کوہِ سینا ہے اور موجودہ یروشلیم اُس کا جواب ہے کیونکہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غلامی میں ہے۔ مگر عالمِ بالا کی یروشلیم آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے، کیونکہ لکھا ہے کہ اَے بانجھ! تُو جس کے اَولاد نہیں ہوتی خوشی منا۔ تُو جو دردِزہ سے ناواقف ہے آواز بلند کر کے چِلا کیونکہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اَولاد شوہر والی کی اَولاد سے زیادہ ہو گی۔

پس اَے بھائیو! ہم اِضحاق کی طرح وعدہ کے فرزند ہیں، اور جیسے اُس وقت جسمانی پیدایش والا روحانی پیدایش والے کو ستاتا تھا ویسے ہی اَب بھی ہوتا ہے۔ مگر کتابِ مقدس کیا کہتی ہے؟ یہ کہ لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہرگز وارث نہ ہو گا۔ پس اَے بھائیو! ہم لونڈی کے فرزند نہیں بلکہ آزاد کے ہیں۔"

اِس مثال میں پولس رسول، خدا اور اِنسان کی سوچ اور فعل وعمل میں فرق کو واضح کر رہا ہے۔ ابرہام کے دو بیٹے تھے۔ ایک بالکل ویسے پیدا ہوا جیسے قدرتی طور پر باقی بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اِسماعیل تھا جو اُس کی لونڈی ہاجرہ سے پیدا ہوا۔ مگر ابرہام کا دوسرا بیٹا عام حالات کے تحت پیدا نہیں ہوا۔ ابرہام کی بیوی بانجھ تھی، ناممکن تھا کہ اُس کا کسی بھی حالت میں بچہ پیدا ہو سکتا،

اور ابرہام خود بھی اِتنا ضعیف و بوڑھا تھا کہ وہ بچہ پیدا کر ہی نہیں سکتا تھا۔ تو ایسی حالت میں اُس کی بیوی سارہ نے ابرہام کے لئے کیسے بیٹا پیدا کر دیا؟ اُن کا بیٹا اِضحاق اِس لئے پیدا ہوا کہ خدا نے ابرہام سے وعدہ کِیا تھا کہ ایسا ہو گا اور ابرہام نے اِس اِلٰہی وعدے پر پورا اعتماد و بھروسہ کِیا۔ ایک اَور مقام پر پاک کلام میں لکھا ہے، ''ایمان ہی سے سارہ نے بھی سِنِ یاس کے بعد حاملہ ہونے کی طاقت پائی، اِس لئے کہ اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا جانا۔'' (عبرانیوں ۱۱:۱۱)

اِضحاق کی پیدایش اِتنی انوکھی و عجیب تھی کہ پولس رسول لکھتا ہے کہ وہ خدا کے پاک رُوح کی طاقت و قدرت سے پیدا ہوا (۲۹ آیت)۔

اِس لحاظ سے اِضحاق، مسیح کی انوکھی اور عجیب پیدایش کی پہلے سے ہی نشاندھی کرنے والا تھا۔ پاک صحائف میں مسیح کی پیدایش کے بارے لکھا ہے کہ ''...جب اُس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو اُن کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ رُوح اُلقدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔'' (متی ۱:۱۸) ہاں البتہ اِضحاق اور مسیح میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ مسیح کی پیدایش میں کسی مرد کا جسمانی عمل دخل نہیں تھا جب کہ اِضحاق کو ابرہام نے جنم دیا۔

اسماعیل اور اِضحاق کی نہ صرف پیدایش میں فرق تھا بلکہ دونوں کی ماں کا مقام بھی مختلف تھا۔ پولس رسول کہتا ہے کہ ہاجرہ غلام تھی اور اُس کے بچے بھی غلام ہی پیدا ہوئے۔ اِس کے برعکس سارہ آزاد تھی اور ابرہام کی مکمل بیوی۔ اُس سے جو بچہ بھی پیدا ہوا وہ ابرہام کی وراثت کا جائز حقدار تھا۔ اِس وجہ سے

ہاجرہ کا بیٹا اِسماعیل کبھی بھی ابرہام کی وراثت کا حقدار نہ ٹھہرا۔ دوسری طرف سارہ کا بیٹا اِضحاق پیدایش ہی سے ابرہام کی وراثت کا جائز حقدار تھا۔ اِسماعیل کی پیدایش ابرہام کے گھر میں اِختلاف و لڑائی جھگڑے کا باعث بنی اور اِضحاق کی پیدایش سارے خاندان کے لئے خوشی و برکت کا سبب ٹھہری۔

اِن وجوہات کی بِنا پر قدرتی بات تھی کہ اِسماعیل، اِضحاق اور اُس کے باعزت مقام کو اچھی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ پاک کلام میں لکھا ہے کہ اِسماعیل ٹھٹھے مارتا تھا (پیدایش ۹:۲۱)، اور اِضحاق کو ستاتا تھا (گلتیوں ۲۹:۴)، جس کی وجہ سے اِسماعیل اور اُس کی والدہ ہاجرہ کو ابرہام کے گھر سے نکال دیا گیا۔ اِسماعیل نے نہ صرف اپنے والد ابرہام کے گھر میں رہنے کا موقع کھو دیا بلکہ اُس کو وراثت سے بھی ہاتھ دھونے پڑے، اور نہ ہی اُس کو اُن برکات سے کچھ حِصہ مِلا جن کا وعدہ خدائے بزرگ و برتر نے ابرہام سے کِیا تھا۔

پولس رسول خدا کے پاک رُوح کی تحریک سے لکھتا ہے کہ ہاجرہ اور اِسماعیل اُن لوگوں کے نمائندے ہیں جو اپنے نیک کاموں کے سبب سے نجات پانے کی کوشش و محنت کرتے ہیں۔ وہ پُرانے عہدنامے یا موسوی شریعت کی تصویر ہیں۔ جس طرح ہاجرہ ایک غلام تھی اُسی طرح وہ لوگ جو پُرانے عہدنامے کے قانون و اُصولوں پر چلیں گے وہ ہمیشہ اُنہی میں جکڑے رہیں گے۔ اُن موسوی شریعت کے اُصولوں میں ایسا کچھ نہیں جو اُن کو گناہ سے آزاد کر سکے۔ جس طرح اِسماعیل اِنسانی ارادے و مرضی کے تحت پیدا ہوا اور اپنے باپ ابرہام سے کچھ وراثت میں نہ پایا، اُسی طرح وہ لوگ جو اپنی کوشش و محنت اور اپنے

نیک کاموں پر فخر و غرور کر کے خدا کو خوش کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں وہ کبھی بھی خدا کے گھرانے سے کِئے گئے وراثت کے وعدے میں شامل نہیں ہوں گے۔ اور جس طرح ہاجرہ اور اِسماعیل، ابرہام کے گھرانے سے باہر نکال دیئے گئے اُسی طرح وہ بھی خدا کی نظر میں رَد کِئے جائیں گے جو اپنے نیک کاموں پر بھروسہ و اعتماد کرتے ہیں۔

اِس کے برعکس سارہ اور اِضحاق نئے عہدنامے کے نمائندے ہیں جو خدا نے مسیح کے وسیلہ سے تیار کیا۔ جس طرح سارہ آزاد تھی اُسی طرح وہ لوگ جو مسیح کے وسیلہ سے خدا کی راستبازی قبول کرتے ہیں وہ اپنے گناہوں سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔ جس طرح اِضحاق خدا کے وعدے کے مطابق ابرہام کے گھرانے میں پیدا ہوا اُسی طرح وہ لوگ بھی جو مسیح یسوع پر اِیمان لاتے ہیں خدا کے گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں۔ جس طرح اِضحاق نے ابرہام کے بیٹے کی حیثیت سے وراثت حاصل کی، اُسی طرح مسیح پر اِیمان لانے کے سبب سے خدا کے گھرانے میں شامل ہونے والے ازلی وراثت اِنعام میں پائیں گے۔ جس طرح ابرہام نے اپنے بیٹے اِضحاق کو اپنا جائز حقیقی بیٹا قبول کِیا، اُسی طرح مسیح کی پیروی کرنے والے بھی خدا کے گھرانے میں قبول کِئے جاتے ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک کو اِن تمام حقائق کی روشنی میں جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنے نیک کاموں پر بھروسہ کر کے جنت و فردوس میں جانا چاہتے ہیں یا مسیح یسوع کے وسیلہ سے خدا کے کاموں پر یقین و اِیمان رکھ کے خدا کی بادشاہی یعنی جنت و فردوس میں جگہ بنانا چاہتے ہیں؟ کیا ہم مقررہ

رسم و رواج، قوانین اور اُصولوں کے غلام ہیں یا خدا کے پاک رُوح کے وسیلہ سے پیدا ہو کر سارہ کی طرح آزاد ہیں؟ کیا ہم خدا کے گھرانے کا حصہ بن کر بے چینی سے ازلی وراثت کا اِنتظار کریں گے یا ہاجرہ کی طرح رد کِئے جائیں گے؟

گیارھواں باب

شریعت یا ایک نیا مخلُوق

(گلتیوں ۵:۱-۱۲)

یقیناً زندگی کے کچھ فیصلے ایسے ہوتے ہیں جو سوچنے سمجھنے کے دوسرے راستے بند کر دیتے ہیں۔ ہمیں اپنے لئے ایک راستے کا تعین کرنا ہے، ہم دو راستوں پر ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ ہم دو کشتیوں پر سوار ہو کر ساحل پر کبھی نہیں پہنچ سکتے۔ روحانی باتوں میں بھی بالکل ایسا ہی ہے۔ مسیح یسوع پر اِیمان لانے اور اپنی کوشش و محنت سے اچھے اور نیک کام کر کے نجات حاصل کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اِن کا آپس میں کوئی مقابلہ ہے ہی نہیں۔ ہم یا تو مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے آزاد ہیں یا ہم ابھی تک گناہ کی غلامی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یا تو ہم مسیح کے وسیلے سے آزادی کے راستے پر چلیں یا شریعت و قانون کے راستے پر چل کر غلامی کی راہ اِختیار کریں۔

روم کے صوبے گلتیہ میں کچھ مذہبی اُستاد تھے جنہوں نے مسیح کے پیروکاروں کو یہ بتایا کہ نجات پانے کے لئے موسوی شریعت کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ پولس رسول نے سختی سے اِس تعلیم کی مخالفت کی۔ اپنے اِلہامی خط کے ۵ باب کی آیت ایک سے ۱۲ میں وہ گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو لکھتا ہے، ''مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کِیا ہے۔ پس

قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جوُئے میں نہ جُتو۔ دیکھو مَیں پولس تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہو گا بلکہ مَیں ہر ایک ختنہ کرانے والے شخص پر پھر گواہی دیتا ہوں کہ اُسے تمام شریعت پر عمل کرنا فرض ہے۔ تم جو شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو مسیح سے الگ ہو گئے اور فضل سے محروم، کیونکہ ہم روح کے باعث ایمان سے راستبازی کی اُمید بر آنے کے مُنتظر ہیں، اور مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کچھ کام کا ہے نہ نا مختونی مگر ایمان جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے۔ تم تو اچھی طرح دوڑ رہے تھے۔ کِس نے تمہیں حق کے ماننے سے روک دیا؟ یہ ترغیب تمہارے بلانے والے کی طرف سے نہیں ہے۔ تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔ مجھے خداوند میں تم پر یہ بھروسہ ہے کہ تم اَور طرح کا خیال نہ کرو گے لیکن جو تمہیں گھبرا دیتا ہے وہ خواہ کوئی ہو سزا پائے گا۔ اور اَے بھائیو! مَیں اگر اب تک ختنے کی مُنادی کرتا ہوں تو اب تک ستایا کیوں جاتا ہوں؟ اِس صورت میں صلیب کی ٹھوکر تو جاتی رہی۔ کاشکہ تمہارے بے قرار کرنے والے اپنا تعلق قطع کر لیتے۔''

پولس رسول گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو یاد دِلاتا ہے کہ مسیح کی مرضی و اِرادہ آزادی دینا ہے۔ ہر وہ تعلیم و نظام جو مسیح کی آزادی کو کم کرتا ہے، اُس کے خلاف کام کرتا ہے۔ کسی کو شریعت کے قانون کے ماتحت کرنے پر مجبور کرنا، مسیح کے وسیلہ سے مِلی آزادی کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اپنے آپ کو پابند و ماتحت کِئے بغیر کوئی فائدہ اُٹھا سکتا ہے،

پولس رسول کہتا ہے کہ شریعت و قانون کے صرف ایک حصہ کی یعنی ختنہ کی پابندی کرنا، مجبور کرتا ہے کہ وہ ساری شریعت و قانون پر عمل کرے۔ اور جبکہ شریعت اور ایمان میں زمین آسمان کا فرق ہے، دونوں کے اُصول جُدا جُدا ہیں۔ لہذا کسی کو شریعت کے ماتحت کرنا یا پابندی کرنے پر مجبور کرنا مسیح سے الگ و جُدا کرتا ہے، ہمیں مسیح کے فضل کا تجربہ حاصل نہیں ہو گا جو ہمیں مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ملتا ہے۔

لیکن اگر ہماری زندگی شریعت کے مطابق نہیں تو وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں گناہ سے دُور رکھتی ہے؟ کیا آزادی ہمیں ناراستی کی زندگی بسر کرنے پر نہیں اُکساتی؟ مسیح پر ایمان لانے سے ہمیں گناہ کرنے کا لائسنس نہیں مِل جاتا، بلکہ اِس کے برعکس پولس کہتا ہے وہ خدا کا پاک روح ہے جس کے وسیلہ سے ہمیں نیک و راست بننے کی اُمید ہوتی ہے۔ پولس رسول کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسیح میں ہم باہر کے اُصولوں کے قبضے و اِختیار میں نہیں ہوتے بلکہ ہماری طبیعت میں نمایاں تبدیلی آ جاتی ہے۔ ہمیں ہر کام کرنے کی آزادی ہوتی ہے کیونکہ خدا کا پاک روح جو ہم میں سکونت کرتا ہے ہمیں بُرا کام کرنے کی سوچ سے بھی باز رکھے گا۔ ایک اَور مقام پر پولس کہتا ہے، ”...اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ وہ نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیں، دیکھو وہ نئ ہو گئیں۔“ (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۷) گناہ کا کوئی وجود باقی نہ رہا اُس نئے اِنسان کے مقابلے میں جو ہم اَب مسیح میں بن گئے ہیں۔ پولس رسول کہتا ہے، ”...ہم جو گناہ کے اعتبار سے مر گئے کیونکر اُس میں آیندہ کو زندگی گذاریں؟“ (رومیوں ۶:۲)

جب مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہماری طبیعت و سوچ میں تبدیلی آجاتی ہے اور خدا کا پاک رُوح ہم میں سکونت کرتا ہے تو پھر باہر کے قاعدے، قوانین و ضابطوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر پھر یہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ موسوی شریعت کے تحت ختنہ ہوا ہے یا نہیں۔ اَب ہمارے اندر ایک نئ طبعیت و سوچ ہے جو ہماری مدد و راہنمائی کرتی ہے۔ ہمارے ایمان کا اِظہار شریعت کے اُصولوں اور قاعِد و ضوابط کی پیروی کر کے نہیں ہوتا بلکہ پیار و محبت سے، جو سب کو ہم میں نظر آتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے، ''...جو دوسرے سے محبت رکھتا ہے اُس نے شریعت پر پورا عمل کِیا کیونکہ یہ باتیں کہ زنا نہ کر، خون نہ کر، چوری نہ کر، لالچ نہ کر، اور اِن کے سِوا اَور جو کوئی حکم ہو اُن سب کا خلاصہ اِس بات میں پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی، اِس واسطے محبت شریعت کی تعمیل ہے۔'' (رومیوں ۱۳:۸۔۱۰)

ہم سب کو اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ کِتنا پیار محبت کرتے ہیں، اگر ہمارے دِل میں پیار محبت نام کی کوئی چیز نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ مسیح نے ہماری طبیعت و سوچ کو ابھی تبدیل نہیں کِیا۔

روم کے صوبے گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکار، جن کے نام پولس رسول اپنا یہ اِلہامی خط لکھ رہا ہے، اُنھوں نے خدا کے کلام کی حق و سچائی پر مبنی تعلیم پانے کے بعد مسیح میں نئ طبیعت کو اپنے اندر سمجھ بوجھ کے ساتھ محسوس کِیا مگر جب جھوٹے نبی اپنی تعلیم لے کر اُن کے پاس آئے تو وہ سمندر

کی لہروں کی مانند اِدھر اُدھر بھٹکنے لگے۔ پولس اُن کو دوڑنے والے سے تشبیہ دیتا ہے کہ تم تو اچھا دوڑ رہے تھے، کِس نے تمھیں اپنی منزل سے بہکا دیا ہے؟ جھوٹے نبی اُن کو حق و سچائی کے قریب آنے سے رُوک رہے تھے۔ یہ بالکل ایسا ہی تھا جیسے دوڑ میں کسی نے دوڑنے والے کو ایڑی مار کے نیچے گِرا دیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جھوٹے اُستادوں کی تعلیم پا کر لوگ منزل سے بھٹک کر اِدھر اُدھر گرنے لگے۔ یہ واضح ثبوت ہے کہ یہ سب خدا کی طرف سے نہیں تھا کیونکہ اُس نے اپنے لوگوں کو اپنی نجات دی تاکہ وہ پھر کبھی گرنے نہ پائیں۔

پولس رسول لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تھوڑا سا خمیر سارے آٹے کو خمیرہ کر دیتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی سی جھوٹی تعلیم پھیل کر ہماری روحانی زندگی کو تباہ و برباد کرسکتی ہے۔

اور جھوٹی تعلیم دینے والوں کو خبردار کرتے ہوئے پولس کہتا ہے جس نے مسیح کے پیروکار کو نیچے گرانے کی کوشش کی، یا اُن کی سچائی تک پہنچنے میں مدد و راہنمائی کرنے کی بجائے اُن کو اُلجھا کر پراگندہ کر دیا تو ایسا شخص اپنے کِئے کا خود ذمہ دار ہو گا۔ خدا کا نیک بندہ یعقوب لکھتا ہے، ''...تم میں سے بہت سے اُستاد نہ بنیں کیونکہ جانتے ہو کہ ہم جو اُستاد ہیں زیادہ سزا پائیں گے۔'' (یعقوب ۱:۳) ہم سب کو ہوشیار و خبردار رہنا چاہیے کہ جھوٹے اُستادوں کی تعلیم پر کان نہ دھریں اور نہ ہی کسی کو جھوٹی تعلیم دیں۔ اور اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو اِلٰہی سزا سے بچ نہیں سکتے۔

پولس اپنے خط کے اِس حصہ کو اِس یاد دہانی کے ساتھ بند کرتا ہے کہ وہ ابھی تک ایذا و اذیت اُٹھا رہا ہے، اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ مسیح میں موسوی شریعت مکمل ہوئی ہے۔ خدا تک لانے کے لئے اَب اِس کے سہارے کی ضرورت نہیں بلکہ خدا نے مسیح کی صلیبی موت کے وسیلہ سے بنی نوع اِنسان سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ خود جوڑ لیا ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ مسیح کے پیروکار راستبازی کی زندگی بسر کریں، شریعت کے اعمال کی غلامی کر کے نہیں بلکہ اِس لئے کہ مسیح کے وسیلے سے اَب اُن میں نئی طبیعت و سوچ پیدا ہو گئی ہے۔ وہ شریعت کے ضابطوں اور اُصولوں سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گئے ہیں، اور اَب اُن میں خدا کا پاک رُوح سکونت کرتا ہے، جو اُن کے اندر نیکی، بھلائی اور اچھائی کے پھل پیدا کرتا ہے۔

بارھواں باب

رُوح کی ہدایت سے چلنا

(گلتیوں ۵:۱۳۔۱۸)

ہر معاشرے اور سوسائٹی کو ایک مسئلہ کا سامنا ہے کہ وہ کیسے اِنسانی چال چلن و رویہ کو بہتری کا پابند کریں۔ ظاہر ہے کہ اگر لوگ کسی قانون و ضابطے پر مُتفق نہ ہوں تو معاشرہ ابتری و افراتفری کا شکار ہو جائے گا۔

بہت سے قانون و ضابطوں کا اخلاقیات سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے، وہ صرف نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے جاری کِئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں یعنی ٹریفک کے قوانین کا اخلاقی اچھائی یا بُرائی سے کوئی تعلق نہیں۔ ٹریفک قوانین کے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سڑک پر گاڑیاں بغیر کسی رکاوٹ یا حادثے سے چلیں اور پیدل چلنے والے بھی محفوظ رہیں۔ اِسی طرح شہر میں زمین کے بارے قانون اور قاعدے ہوتے ہیں تاکہ شہر میں رہنے والی آبادی ایک منظم طریقے سے بڑھے، عمارتیں ایسی بنائی جائیں جو شہر کی تعمیر و ترقی میں لوگوں کی مدد کریں بلکہ اپنے اور دوسروں کے لئے محفوظ بھی ہوں۔

اِسی طرح آپس کے لین دین اور خرید و فروخت کا قانون و ضابطہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر بازاروں میں وزن کرنے، تولنے اور پیمائش کے ذرائع نہ ہوتے تو کاروبار کرنا مشکل ہو جاتا۔ لیکن ایک معاشرے یا سوسائٹی کے لئے

اخلاقی چال چلن اور رویے کے بارے میں قانون اور ضابطوں کو تشکیل دینا بہت ہی مشکل ہے۔ دُنیا میں کئی جگہ ایسے قانون نافذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جن سے اچھے بُرے کی تمیز کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر بہت سے معاشرے ہیں جن میں چوری اور قتل کے خلاف قانون و ضابطے ہیں۔ اِن میں سب سے مشہور دَس احکام ہیں جو خدا نے بنی اسرائیل یعنی یہودیوں کو دیئے۔ یہ دَس احکام موسوی شریعت کا حصہ ہیں، جن کے ٦١٨ قوانین یہودی معاشرے میں نافذ ہیں۔

اگرچہ اِن کو خدا نے دیا ہے مگر دَس احکام میں ویسے ہی کمزوریاں ہیں جیسے دوسرے اخلاقی قانون و ضابطوں میں ہیں۔ اِن کا صرف باہر کی حالت پر ہی اِختیار تھا، یہ اِنسان کے کردار و سیرت کو تبدیل نہیں کر سکے۔ کوئی شخص قانون توڑ کر سزا پانے کے ڈر خوف سے اِن کی پابندی تو کر سکتا ہے، مگر اِن میں سِرے سے بُرائی ختم کرنے کی طاقت و قوت نہیں۔ مثال کے طور پر ایک اِنسان زناکاری سے تو باز آ جائے گا مگر شہوت کی ہوَس و آرزو پھر بھی کرتا رہے گا۔

مسیح میں اخلاقیات کی بُنیاد بالکل ہی فرق ہے۔ لوگوں کو مقرر شدہ قوانین و ضابطوں کا پابند بنا کر کنٹرول یا اِختیار میں کرنے کی بجائے، اخلاقیات کی بُنیاد نئی طبیعت ہے۔ پُرانی طبیعت جو گناہ کرنے پر اُکساتی تھی اور ہر بُرا کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتی تھی، اَب اُس کی جگہ مسیح کی طرح کی طبیعت نے لے لی ہے جس کو یہ حقیقت و سچائی ورثے میں ملی ہے کہ گناہ و بُرا کام

نہیں کرنا۔ اَب راستبازی کا چال چلن رکھنے کے لئے باہر والے قانون و ضابطوں کی ضرورت نہیں رہی۔ مسیح میں ہم سب کو آزادی حاصل ہے۔

ممکن ہے کہ کچھ لوگ یہ سمجھیں کہ آزادی کا مطلب ہر بُرا کام کرنے کا لائسنس مِل جانا ہے، جیسا کہ پولس رسول روم کے صوبہ گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں نام اپنے اِلہامی خط کے ۵ باب کی ۱۳ سے ۱۸ آیت میں لکھتا ہے، ''اَے بھائیو! تم آزادی کے لئے بلائے تو گئے ہو مگر ایسا نہ ہو کہ وہ آزادی جسمانی باتوں کا موقع بنے بلکہ محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کرو۔ کیونکہ ساری شریعت پر ایک ہی بات سے پورا عمل ہو جاتا ہے یعنی اِس سے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ لیکن اگر تم ایک دوسرے کو کاٹتے اور پھاڑے کھاتے ہو تو خبردار رہنا کہ ایک دوسرے کا ستیاناس نہ کر دو۔ مگر مَیں یہ کہتا ہوں کہ روح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے، کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔ اور اگر تم روح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے ماتحت نہیں رہے۔''

اپنے اِلہامی خط کے شروع سے آخر تک پولس اِسی بات پر زور دیتا ہے کہ مسیح کے پیروکاروں کے لئے موسوی شریعت کی پابندی کرنے کی قطعی ضرورت نہیں۔ ہم اپنے نیک اور اچھے کاموں کے وسیلہ سے نجات خرید نہیں سکتے۔ درحقیقت ایسا کرنے سے ہم خدا کی طرف سے نجات کے عظیم تحفہ کو جو اُس نے مسیح کی پیروی کرنے کے سبب سے ہمیں دیا رَد کرتے ہیں۔ اگر ہم

شرعی ضابطوں اور قوانین کے ساتھ ہی چمٹے رہے تو مسیح کی ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ شریعت و قانون ہمیں غلام بنا دیتے ہیں اور مسیح ہمیں اِس غلامی سے چھڑا کر آزادی میں لے آتا ہے۔

لیکن اگر ہم آزاد ہیں تو پھر کون سی چیز ہے جو ہمیں بُرائی کرنے سے رُوکتی ہے؟ یہ نئی طبیعت ہے جو مسیح ہمیں دیتا ہے۔ اپنے اِس خط کے آخر میں پولس رسول واضح کرتا ہے کہ بُرائی اور گناہ کا مسیح کی دی ہوئی طبیعت کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ہمیں اِس لئے آزادی نہیں دی گئی کہ گناہ میں ڈوب جائیں بلکہ اِس لئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت پیار سے پیش آئیں۔ جہاں پیار ہے وہاں کسی قانون و ضابطے کی ضرورت نہیں۔ آخر کیوں؟ اِس لئے کہ جب کسی سے پیار ہوتا ہے تو دماغ میں ہر وقت اُس کی دیکھ بھال اور حفاظت کا احساس بھی ہوتا ہے۔ اگر ہر کوئی اپنے آپ کو پیار محبت سے کام لے کر دوسروں کی خدمت کے لئے وقف کر دے تو پھر ہمیں کسی کے بھی فعل و عمل کو قانون اور ضابطے کی روشنی میں پرکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو گی۔ درحقیقت جیسا کہ پولس رسول نے کہا موسوی شریعت و قانون کے ضابطے ایک ہی بُنیادی اُصول کی لڑی ہیں کہ ہم آپس میں پیار محبت کریں۔

پیار محبت کے برعکس خود غرضی ہے، جبکہ پیار محبت کے جذبات دوسروں کے لئے اچھائی اور فائدہ ہی ڈھونڈتے ہیں۔ دوسری طرف خود غرض اِنسان دوسروں کا سہارا لے کر خود آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ پولس رسول خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے اگر وہ دوسروں کی بہتری اور اچھائی تلاش کرنے کی بجائے

محض اپنے آپ کو آگے آگے رکھنا چاہتے ہیں تو پھر وہ ایک دوسرے کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

پولس رسول کہتا ہے کہ اگر ہم رُوح کے مُوافق چلیں، دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر ہم خدا کی پاک رُوح کو موقع دیں کہ وہ ہمارے فعل و عمل میں ہماری راہنمائی و مدد کرے تو پھر ہم گناہ سے ہمیشہ دُور ہی رہیں گے۔ جسم ہمیشہ اپنی تسکین و سکون چاہتا ہے، اور رُوح ہمیں دوسروں کو پیار محبت کرنے کے لئے اُکساتی ہے۔ ہمارا جسم اور خدا کی رُوح جو مسیح کی پیروی کرنے والوں میں رہتی ہے، ہمیشہ سے ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ ہمارا جسم ہمیں گناہ کی طرف اُکساتا ہے اور ہماری رُوح ہمیں راستبازی کی طرف دھکیلتی ہے۔

گناہ سے بچنے کا طریقہ یہ نہیں کہ جسم کو سختی سے بُرا کام کرنے کے لئے رُوکیں بلکہ خدا کے پاک رُوح کو موقع دیں کہ آزمائش میں وہ ہماری مدد و راہنمائی کرے۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، مَیں ”...صرف یہ کرتا ہوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں اُن کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہوا نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ اُس اِنعام کو حاصل کروں جس کے لئے خد نے مجھے مسیح یسوع میں اُوپر بُلایا ہے۔“ (فلپیوں ۳: ۱۳-۱۴)

جب ہم خدا کے رُوح کی مدد و راہنمائی میں چلتے ہیں، جب ہم اپنی نظریں مسیح کی مانند بننے کے لئے گاڑ دیتے ہیں، تو پھر بُرائی سے بھاگنا اور اچھائی کے قریب رہ کر نیک و پاکیزہ کام کرنا ہمارے لئے ایک قدرتی اَمر بن جاتا ہے۔ ہم گناہ کرنے کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتے۔

خدا کے پاک رُوح کی ہدایت و راہنمائی میں رہ کر ہم ایک اَور مسئلے اور رکاوٹ سے بچ جاتے ہیں۔ ہماری جسمانی خواہشات کا ہمیشہ شریعت و قانون کی مقرر کردہ حُدود کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا ہے۔ مگر جب ہم پاک رُوح کو اپنے اندر کام کرنے دیتے ہیں تو شریعت و قانون کی حدیں ہم پر لاگو نہیں ہوتی، کیونکہ رُوح ہمیشہ اچھائی، نیکی و بھلائی ہی کی طرف لے کر جاتا ہے۔ پیار و محبت کے خلاف کون سا قانون و ضابطہ ہو گا، بلکہ محبت پیار شریعت و قانون کی ساری ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔

تیرھواں باب

جِسم اور رُوح

(گلتیوں ۵: ۱۹۔۲۶)

تاریخ پر ایک نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ بنی نوع اِنسان نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ قانون اور ضابطوں سے اپنے چال چلن اور طرزِ زندگی کو کنٹرول یا اِختیار میں کرے۔ ظاہر ہے اِس سے اِنسان کی طبیعت میں ہرگز تبدیلی نہیں آ سکتی۔ ایک شخص نتائج کے خوف کی وجہ سے قانون و ضابطوں کی پابندی تو کر سکتا ہے کہ اگر اِن کو توڑا تو سزا مِلے گی، لیکن قانون و ضابطے اِنسان کی بُرائی کرنے کی خواہش کو دبا نہیں سکتے۔

یہ ایک بُنیادی مسئلہ ہے ہر اُس عقیدے و دین میں جس کا مرکز و محور قانون و ضابطے ہوتے ہیں۔ خدا کے پاک اور زندہ کلام میں اِس مسئلے کے بارے میں یوں لکھا ہے، ”اِن باتوں میں اپنی اِیجاد کی ہوئی عبادت اور خاکساری اور جسمانی ریاضت کے اِعتبار سے حکمت کی صُورت تو ہے مگر جسمانی خواہشوں کے رُوکنے میں اِن سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔“ (کلسیوں ۲: ۲۳)

مثال کے طور پر ایک شخص چوری کرنے سے باز رہ سکتا ہے کیونکہ اُس کا عقیدہ و دین اِس کی اِجازت نہیں دیتا مگر چوری کے خلاف قانون و ضابطہ لالچ و حسد سے باز نہیں رکھ سکتا۔

قانون و ضابطوں کا اِنسان کی باطنی حالت پر تو اِختیار و کنٹرول ہے اندرونی خواہشات پر نہیں۔ لوگ اکثر قانون کے لفظی و ظاہری تقاضے پورے کرتے رہتے ہیں مگر ساتھ ساتھ گناہ آلودہ خواہشات کو بھی پروان چڑھاتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ دیکھنے میں تو نیک و راستباز لگتے ہیں کیونکہ وہ کچھ مذہبی رسموں کی پابندی و عبادت کرتے ہیں مگر حقیقت میں اُن کے مذہبی طور طریقے محض دِکھاوا ہے۔ خدا کے ہاں اُن کی یہ عبادت و پرستش قابلِ قبول نہیں اِس کے باوجود کہ وہ کچھ مذہبی رسومات کی پیروی کرتے ہیں۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''...خداوند اِنسان کی مانند نظر نہیں کرتا، اِس لئے کہ اِنسان ظاہری صُورت کو دیکھتا ہے پر خداوند دِل پر نظر کرتا ہے۔'' (۱۔سیموئیل ۱۶:۷)

باطنی یا محض دِکھاوے کی راستبازی و پاکیزگی اُس دِل کی نمائندگی نہیں کرتی جس پر خدا کی نظر ہوتی ہے، اور بُرا اور گناہ آلودہ چال چلن اندر کی شیطانی کیفیت کو عیاں کرتا ہے۔ مسیح یسوع نے فرمایا، ''کیونکہ بُرے خیال، خونریزیاں، زناکاریاں، حرامکاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں، بدگوئیاں دِل سے نکلتی ہیں۔'' (متی ۱۵:۱۹)

ہمارا بُرا چال چلن ہمارے اندر کی شیطانی کیفیت کا ایک عکس ہے۔ ہم اپنے رویہ اور طرزِ زندگی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خدا ہم سے خوش ہے یا نہیں۔ یہ کوئی مذہبی رسم نہیں ہے بلکہ اِس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہم کیسے اِنسان ہیں اور کیا ہم خدا کی نظر میں مقبول ہیں یا نہیں۔ رُوم کے صوبے گلتیہ کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے یہ تصور نہایت پُرکشش تھا کہ وہ قانون و

ضابطوں کی پابندی کر کے خدا کی نظر میں مقبول ٹھہر سکتے ہیں۔ اِن کے نام اپنے اِلہامی خط میں پولس رسول واضح کرتا ہے کہ شریعت کے ضابطوں کی پیروی کرنا درحقیقت مسیح کا اِنکار کر کے غلامی میں جانا ہے۔ نہ صرف یہ کہ شریعت کے قوانین اِنسان کو راستباز و نیک نہیں بنا سکتے ہیں بلکہ وہ اپنی پُرانی گناہ آلودہ طبیعت کے تابع رہیں گے۔ ۵ باب کی ۱۹ سے ۲۱ آیت میں پولس اُن کو اِس کے نتائج سے خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ دِل جو تبدیل نہیں ہوتا، وہ چال چلن اور طرزِ زندگی جس کو مخلصی و آزادی نہیں مِلی، وہ جو مسیح سے دُور ہو گیا ہے، لازم ہے کہ اُس کے اندر شیطانی گناہ آلود طبیعت جنم لے۔ وہ لکھتا ہے، ''اَب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُت پرستی، جادُو گری، عداوتیں، جھگڑا، حسد، غُصہ، تفرقے، جُدائیاں، بِدعتیں، بُغض، نشہ بازی، ناچ رنگ اور اَور اِن کی مانند۔ اِن کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں جیسا کہ پیشتر جتا چُکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔''

پولس رسول کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو گناہ میں شریک ہوتے ہیں اور جن کا طرزِ زندگی گناہ آلودہ ہے وہ خواہ کِتنا بھی مذہبی رسومات اور دینی ذمہ داریوں کو پورا کریں وہ خدا کے ہاں نہ تو مقبول ہو سکتے ہیں اور نہ ہی اُس کی بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ خدا کی نظر صرف اور صرف سچی اور پاک راستبازی و نیکی کی طرف ہے۔ محض چند ضابطوں کی پابندی کر لینے سے گناہ کرنے کی اِجازت نہیں مِل جاتی۔

پولس رسول کا ''خدا کی بادشاہی'' سے کیا مطلب ہے؟ ظاہر ہے اِس کا مطلب ہے جہاں خدا کی بادشاہت یعنی خدا کی حکمرانی ہے۔ وہ لوگ جو جسمانی خواہشات کے تحت گناہ آلودہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ خدا کی بادشاہی میں شامل نہیں ہوں گے اِس لئے کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو خدا کے تابع نہیں کِیا، بلکہ اپنے آپ کو یعنی اپنی خودی کو تخت پر بٹھا لیا ہے۔ خدا کے تخت کے ساتھ اُن کا کوئی حصہ نہیں۔ وہ خدا کے تخت یعنی بادشاہی کے قریب بھی نہیں آ سکتے۔ ہاں اگر ہم اپنے آپ کو خدا کے تخت تابع کر دیں تو ہم اُس کی بادشاہت میں شامل ہو جائیں گے ورنہ اُٹھا کر باہر پھینک دیئے جائیں گے۔

اگر راستبازی اور پاکیزگی شریعت کے ضابطوں پر عمل کر کے حاصل نہیں ہوسکتی، اور جسمانی خواہشات گناہ پر ہی اُکساتی ہیں تو پھر ہم کیسے راستباز زندگی گزار کر خدا کو خوش کر سکتے ہیں؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں اپنی طبیعت کو تبدیل کرنا ہے، اور یہ صرف اُسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنا پورا ایمان مسیح یسوع پر رکھ کر اُس کی مکمل پیروی کریں گے۔ جب ہم اپنی زندگی مسیح کو دے دیتے ہیں تو خدا اپنے پاک رُوح سے بھر دیتا ہے کہ ہماری مدد و راہنمائی کرے۔ اَب ہمارا چال چلن اور رویہ باہر کے قانون و ضابطوں کے تحت نہیں رہا بلکہ اندر سے خدا کا پاک رُوح ہمیں کنٹرول کرتا ہے۔ ہم گناہ سے دُور بھاگتے ہیں اِس لئے کہ ہم وہ کام کرنا ہی نہیں چاہتے جو خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

جس طرح جسمانی و دُنیاوی خواہشات کے تحت زندگی بسر کرنا ہر قِسم کی بُرائی و گناہ کو جنم دیتا ہے، اُسی طرح خدا کے پاک رُوح کے تحت زندگی بسر کرنا پاک و راستباز چال چلن جنم دیتا ہے۔ جب ہم مسیح میں ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو پاک رُوح کے حوالے کر دیتے ہیں تو نہ صرف ہماری ظاہری حالت تبدیل ہو جاتی ہے بلکہ ہمارا کردار و سیرت ہی مکمل طور پر بدل جاتے ہیں۔ پولس رسول آیت ۲۲ سے ۲۶ میں لکھتا ہے، ''مگر رُوح کا پھل محبت، خوشی، اِطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، اِیمانداری، حِلم، پرہیزگاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔ اور جو مسیح یسوع کے ہیں اُنہوں نے جسم کو اُس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔ اگر ہم رُوح کے سبب سے زندہ ہیں تو رُوح کے مُوافق چلنا بھی چاہیے۔ ہم بیجا فخر کر کے نہ ایک دوسرے کو چڑائیں نہ ایک دوسرے سے جلیں۔''

جب ہمارے پاس خدا کا پاک رُوح ہے تو ہمیں کسی قانون و شریعت کی ضرورت نہیں کیونکہ کوئی ایسا قانون و ضابطہ نہیں جو نیک و راستباز چال چلن اور اِلٰہی اُصولوں کے خلاف ہو۔ ہم کچھ بھی کرنے کے لئے بالکل آزاد ہیں کیونکہ ہم صرف وہی کرنا چاہتے ہیں جو خدا کی نظر میں مقبول ہے۔ پولس رسول لکھتا ہے، ہم نے ''جسم کو اُس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔'' دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہم نے گناہ و بُرائی کی طرف لے جانے والی تمام چیزوں کو ہمیشہ کے لئے فنا کر دیا ہے۔ شائد آپ سوال کریں کہ وہ کیسے؟ ایک اَور مقام پر پولس کہتا ہے، ''کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جتنوں نے مسیح یسوع

میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا؟ پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں میں سے جِلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئ زندگی میں چلیں۔ ...ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی اِنسانیت اُس کے ساتھ اِس لئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بیکار ہو جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں... ...اپنے آپ کو گناہ کے اعتبار سے مُردہ مگر خدا کے اعتبار سے مسیح یسوع میں زندہ سمجھو۔'' (رومیوں ۶:۳-۱۰)

جیسا کہ اِن آیات میں ہم نے دیکھا کہ جب ہم مسیح میں بپتسمہ لیتے ہیں تو ایک نمایاں تبدیلی جو ہم میں آتی ہے یہ ہے کہ ہماری پُرانی اِنسانیت مَر جاتی ہے اور اُس کی جگہ ایک نئ اِنسانیت، ایک نئ زندگی جنم لیتی ہے جس میں مسیح یسوع کا کردار و سیرت ہوتی ہے اور خدا کے پاک رُوح سے بھری ہوتی ہے۔ گناہ کا ہم پر کچھ اِختیار و کنٹرول نہیں رہتا اور نہ ہی بُرائی کا ہم پر کچھ زور چلتا ہے۔

اَب ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا ہے کہ کیا ہماری پُرانی اِنسانیت مر چکی ہے؟ کیا ہم مسیح کے ساتھ بپتسمہ میں دفن ہوئے ہیں تاکہ نئ اِنسانیت کو پہن کر نئ زندگی پائیں؟ جیسا کہ پولس رسول نے کہا اگر ہمارے پاس خدا کا رُوح ہے تو ہمارے چال چلن اور رویہ و طرزِ زندگی سے دوسروں کو نظر آئے گا۔ پھر ہم اپنے آپ کو جلال نہیں دیتے نہ ہی اپنے آپ کو آگے

آگے رکھتے ہیں اور نہ ہی غرور و تکبر سے کام لے کر دوسرے کو جلاتے یا چڑاتے ہیں۔

چودھواں باب

نیکی کریں

(گلتیوں ۶:۱۔۱۰)

نیک و راستباز زندگی بسر کرنے کے لئے چند شرعی قانون و ضابطوں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ایک کردار، سیرت، طبیعت و چال چلن کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمیں قدرتی طور پر گناہ و بُرائی کی طرف لے کر ہی نہیں جائے گا۔ جب کوئی شخص مسیح کا پیروکار بن جاتا ہے تو اُس کی پُرانی اِنسانیت یعنی اُس کا پُرانا چال چلن مسیح میں بپتسمہ لینے کے وسیلہ سے صلیب پر کھینچ دیا جاتا ہے اور وہ ایک نیا اِنسان بن کر مسیح میں جی اُٹھتا ہے، اور خدا کا پاک رُوح اُس میں سکونت کرتا ہے اور اُس کی مدد و راہنمائی کرتا ہے۔ اَب اُس میں اِلٰہی چال چلن و کردار اور اِلٰہی طرزِ زندگی دونوں ہوتے ہیں۔

کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کا پیروکار کبھی گناہ یا بُرا کام ہی نہیں کرتا؟ نہیں، اگرچہ اُس میں خدا کا پاک رُوح سکونت کرتا ہے اور وہ گناہ و بُرائی سے دُور بھی رہے گا مگر پھر بھی عین ممکن ہے کہ وہ کسی نہ کسی گناہ یا غلط کام میں پھنس جائے۔ خدا کا پاک رُوح اِنسان کو کبھی مجبور نہیں کرتا کہ وہ اچھا و نیک کام ہی کرے۔ ہاں لازم ہے کہ ہم پاک رُوح کو موقع دیں کہ وہ ہماری مدد و راہنمائی کرے، ہم اُسے موقع دیں کہ وہ ہمارے اندر نئی اِنسانیت ڈال

دے اور ہمیں روز بروز مسیح کی مانند بنا دے۔ پاک کلام میں صاف لکھا ہے کہ جب ہم خدا کے پاک رُوح کو اپنے اندر کام کرنے کا موقع نہیں دیتے اور جسمانی خواہشات کی طرف لپکتے ہیں تو گناہ میں گر جاتے ہیں۔ ایک اَور بات ذہن میں رہے کہ خدا کی مرضی و اِرادے کو جاننا اور اچھے اور بُرے کی تمیز کرنا ایک ایسا عمل ہے جو زندگی کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔ جب تک ہم یہ سب سیکھ رہے ہوتے ہیں تو ہم گناہ کی طرف راغب ہوتے رہیں گے، اِس کے باوجود کہ ہمارا اِرادہ بُرائی و گناہ کرنے کا نہیں ہوتا۔

اِس سے ایک اَور سوال ذہن میں اُبھرتا ہے کہ ہمارا اُن لوگوں کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہیے جو گناہ کرتے ہیں؟ ہم اُن کے ساتھ کیسے پیش آئیں؟ پولس رسول روم کے صوبہ گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے اِلہامی خط کے ۶ باب کی پہلی ۱۰ آیات میں اِس کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے، ''اَے بھائیو! اگر کوئی آدمی کسی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تم جو رُوحانی ہو اُس کو حِلم مزاجی سے بحال کرو، اور اپنا بھی خیال رکھ کہیں تُو بھی آزمایش میں نہ پڑ جائے۔ تم ایک دوسرے کا بار اُٹھاؤ اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔ کیونکہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو کچھ سمجھے اور کچھ بھی نہ ہو تو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ پس ہر شخص اپنے ہی کام کو آزما لے۔ اِس صورت میں اُسے اپنی ہی بابت فخر کرنے کا موقع ہو گا نہ کہ دوسرے کی بابت کیونکہ ہر شخص اپنا ہی بوجھ اُٹھائے گا۔ کلام کی تعلیم پانے والا تعلیم دینے والے کو سب اچھی چیزوں میں شریک کرے۔ فریب نہ کھاؤ، خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ

بوتا ہے وہی کاٹے گا۔ جو کوئی اپنے جسم کے لئے بوتا ہے وہ جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹے گا اور جو رُوح کے لئے بوتا ہے وہ رُوح سے ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹے گا۔ ہم نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں کیونکہ اگر بے دِل نہ ہوں گے تو عین وقت پر کاٹیں گے۔ پس جہاں تک موقع مِلے سب کے ساتھ نیکی کریں خاص کر اہلِ اِیمان کے ساتھ۔"

قدرتی طور پر ہماری یہ عادت ہے کہ ہم جب کسی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو غصے میں بُرا بھلا کہتے ہیں، مگر پولس رسول یہ کہتا ہے کہ ہمیں ایسے لوگوں کے ساتھ نہایت نرم رویہ رکھنا چاہیے۔ ہمارا مقصد گناہ کرنے والوں کو بحال کرنا ہے نہ کہ اُن کو سزا دینا یا تباہ و برباد کرنا۔

شائد ہم اِس لئے بھی ایسے لوگوں پر جلدی غصہ کرتے ہیں کیونکہ جو گناہ ہم نے نہیں کِیا ہوتا جب اُن کو کرتے دیکھتے ہیں تو اپنے آپ کو تکبر سے کام لیتے ہوئے اُن سے اعلیٰ و افضل سمجھتے ہیں، اور احساسِ برتری میں ڈوب کر اِس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کیونکہ ہم اُن کی طرح گناہ میں شامل نہیں لہذا ہم اُن سے بہتر ہیں۔ یہی وہ گھمنڈ و غرور ہے جو ہماری پستی و زوال کا سبب بھی بنتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ ہم پر آزمائشیں نہ آئیں، ہاں یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اُس کمزوری یا گناہ میں نہ گریں جس میں کوئی دوسرا گِرا ہے، مگر ہماری طبیعت میں کمزوریاں ہیں ہم بھی آزمایش میں پڑ کر گناہ کر سکتے ہیں۔ لہذا اِس سے پہلے کہ ہم گناہ میں گِرنے والے شخص کو غصہ و حقارت سے دیکھیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس کے ساتھ پیار محبت سے برتاؤ کریں تاکہ وہ اُس گناہ

سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پا کر پھر سے رُوحانی طور پر بحال ہو، تاکہ جب ہم گناہ کی حالت میں ہوں تو وہ ہماری مدد کر کے ہمیں بحال کر سکے۔ جب ہم سب ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھانے میں مدد کرتے ہیں تو ہم سب ہی مضبوط و طاقت ور ہوں گے۔ آپس کی باہمی مدد و راہنمائی ہی ہے جو مسیح کے پیروکاروں کو دوسروں سے جُدا کر کے مثالی بناتی ہے۔ مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا ''مَیں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی، تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔'' (یوحنا ۱۳: ۳۴-۳۵)

پولس رسول کہتا ہے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے آپ کا اِیمانداری کے ساتھ جائزہ لے، کیونکہ جب ہم اپنی زندگی کے مضبوط اور مُثبت پہلوؤں کا کسی کی کمزوریوں اور خامیوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو ہمارے اندر غرور و تکبر کا جھوٹا احساس جاگ اُٹھتا ہے، اور ہم اِس دھوکے میں مُبتلا ہو جاتے ہیں کہ ہم دوسروں سے بہت اچھے و اعلیٰ ہیں۔ دوسری طرف ہمیں اپنے آپ کو دوسروں کی طاقت و خوبیوں کو دیکھ کر کم تر و کمزور بھی نہیں سمجھنا چاہیے۔

اگرچہ پولس رسول نے یہ کہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھائیں، مگر اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم اپنا بوجھ خود اُٹھائیں۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی کمزوریوں اور ناکامیوں کو بہانہ بنا کر دوسروں سے اپنا مقابلہ یا موازنہ نہ کریں۔ ہم اپنی کمزوریوں اور ناکامیوں سے اِس لئے منہ نہیں موڑ سکتے

کیونکہ ویسی ہی کمزوریاں اور ناکامیاں کسی اَور میں بھی ہیں۔ ہماری زندگی کا معیار اور نشان لوگ نہیں بلکہ مسیح یسوع ہے۔

رُوحانی تکبر و گھمنڈ کے پیدا ہونے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی محنت و کوشش سے رُوحانی ترقی کر لی ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم اِس منزل تک محض اپنی کوشش و مدد سے نہیں پہنچے بلکہ دوسروں کا اثرو رسوخ و کوشش بھی شامل ہے۔ اِسی لئے پولس رسول کہتا ہے کہ لازم ہے کہ ہم اپنی اچھی چیزوں میں اُنہیں بھی شامل کریں جنہوں نے ہمیں ہدایت و نصیحت دے کر روحانی پختگی تک پہنچایا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے ہمیں کلامِ پاک کی تعلیم وعلم دینے کے لئے اکثر کافی قربانیاں بھی دی ہیں، اَب ہمارا فرض و ذمہ داری ہے کہ اُن کی ضروریات کو پورا کریں۔

اپنے اِلہامی خط کے بقیہ حِصہ میں پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو ایک ازلی و ابدی اُصول یاد دِلاتا ہے کہ جو ہم بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں۔ اگر کسان گندم کے بیج بوتا ہے تو وہ گندم کی فصل ہی کاٹے گا۔ اگر وہ آلو اُگاتا ہے تو کھیتوں سے آلو نکالے گا۔ اِسی طرح ہم اپنی زندگی میں وہی نتائج دیکھیں گے جو ہمارا طرزِ زندگی ہو گا۔ ہمارا ازلی و ابدی مقدر و تقدیر اُس کے ساتھ ہم آہنگ و ہم خیال ہو گی۔ کیا ہم نے اپنی جسمانی خواہشات کی تسکین کے لئے گناہ آلودہ طبیعت کو چُنا ہے؟ تو پھر ہم اپنے لئے تباہی و ہلاکت جیسے نتائج ہی بھگتیں گے۔ کیا ہم نے گناہ سے دُور رہ کر خدا کے پاک رُوح کے سائے میں

چلنا پسند کِیا ہے؟ تو پھر ہم ہمیشہ کی زندگی سے لطف اندوز ہوں گے۔ اَب سوال یہ ہے کہ ہم نے اپنے لئے کیا چُنا ہے؟

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اُس کے نتائج مشکل سے ہی نظر آتے ہیں۔ ہم مسیح کے پیروکار کی حیثیت سے اُس کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔ ہم سچے دِل سے خدا کے پاک رُوح کی راہنمائی میں زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ ہم وہی کرنا چاہتے ہیں جو خدا کی نظر میں اچھا اور مقبول ہے۔ مگر ہم پھر بھی گناہ کی آزمائش میں گر جاتے ہیں۔ ہمیں مشکلوں، تکلیفوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ممکن ہے کہ ہم ہمت ہار دیں۔ لیکن پولس رسول ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ عین وقت پر فصل کاٹیں گے۔ ایک کسان کبھی ایسا نہیں کرتا کہ آج بیج بوئے اور کل فصل کاٹنا شروع کر دے۔ فصل کو پکنے اور تیار ہونے میں ایک وقت لگتا ہے۔ ہم عین وقت پر فصل ضرور کاٹیں گے اگر ہمت نہ ہار دیں۔

ہمیشہ کی زندگی کی فصل صرف وہی کاٹیں گے جو مسلسل خدا کے پاک رُوح کی حضوری میں رہیں گے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ بھلائی و اچھائی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ سب سے پہلے اپنے مسیحی بہن بھائیوں کی مدد کریں مگر لازم ہے کہ ہم کسی کی بھی خواہ وہ مسیحی ہو یا نہیں بلاِامتیاز رنگ و نسل و مذہب مدد و راہنمائی کریں۔

پندرھواں باب

سب سے اہم چیز

(گلتیوں ۶:۱۱-۱۸)

کسی چیز پر اِیمان رکھنا اور اُس کے لئے دُکھ تکلیف سہنا، دو الگ باتیں ہیں۔ درحقیقت ہم اذیت و مصیبت سہہ کر ہی اپنے اِیمان کی گہرائی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

پولس رسول کو مسیح کے وسیلہ سے نجات کا اِس قدر یقین و بھروسہ تھا کہ وہ مخالفت کے باوجود اپنی ساری زندگی مسیح کے پرچار میں گزارنا چاہتا تھا۔ بدقسمتی سے کچھ جھوٹے اُستادوں نے روم کے صوبے گلتیہ میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو یہ گمراہ کن تعلیم دینی شروع کر دی کہ نجات پانے کے لئے مسیح یسوع پر اِیمان لانے کے ساتھ ساتھ موسوی شریعت کی پیروی کرنا بھی ضروری ہے۔ جھوٹے اُستادوں کی جھوٹی تعلیم کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے پولس نے خدا کے پاک رُوح سے سرشار ہو کر مسیح کے پیروکاروں کے نام اِلہامی خط لکھا، جس میں اُس نے اُن کو واضح الفاظ میں بتایا کہ ہم شرعی قانون و ضابطوں پر عمل کر کے راستباز نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ ہم صرف اور صرف مسیح پر اِیمان لانے کے سبب سے خدا کی نظر میں راستباز ٹھہر سکتے ہیں۔ یہ ہماری اپنی محنت و کوشش

نہیں کہ ہم نیک و اچھے کام کر کے خدا کی نظر میں مقبول ٹھہریں بلکہ ہمیں اُس مسلمہ حقیقت کو تسلیم کرنا ہے کہ خدا نے ہمارے واسطے کیا کِیا۔

پولس رسول اپنا یہ اِلہامی خط ٦ باب کی ١١ سے ١٨ آیت میں اِن الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہے، ''دیکھو، مَیں نے کیسے بڑے بڑے حرفوں میں تم کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ جِتنے لوگ جسمانی نمود چاہتے ہیں وہ تمہیں ختنہ کرانے پر مجبور کرتے ہیں، صرف اِس لئے کہ مسیح کی صلیب کے سبب سے ستائے نہ جائیں۔ کیونکہ ختنہ کرانے والے خود بھی شریعت پر عمل نہیں کرتے، مگر تمہارا ختنہ اِس لئے کرانا چاہتے ہیں کہ تمہاری جسمانی حالت پر فخر کریں۔ لیکن خدا نہ کرے کہ مَیں کسی چیز پر فخر کروں سِوا اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے جس سے دُنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور مَیں دُنیا کے اعتبار سے۔ کیونکہ نہ ختنہ کچھ چیز ہے نہ نامختونی بلکہ نئے سِرے سے مخلوق ہونا۔ اور جِتنے اِس قاعدے پر چلیں اُنہیں اور خدا کے اِسرائیل کو اِطمینان اور رحم حاصل ہوتا رہے۔ آگے کو کوئی مجھے تکلیف نہ دے کیونکہ مَیں اپنے جسم پر یسوع کے داغ لئے ہُوئے پھرتا ہوں۔ اَے بھائیو! ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہاری رُوح کے ساتھ رہے، آمین۔''

پولس رسول عام طور پر اپنے کسی مددگار سے خط لکھواتا تھا مگر خط کا کچھ حِصہ وہ خود اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ اپنے اِس خط میں وہ پڑھنے والوں کی توجہ اپنی ناقص و کمزور لکھائی پر لگانا چاہتا ہے۔ مگر کیوں؟ وہ کہتا ہے کہ ایک وجہ جس کے سبب سے جھوٹے اُستاد ختنہ کروانے کا چرچا کر رہے ہیں یہ ہے کہ

وہ اِذیت و تکلیف سے بچ جائیں۔ اِس کے برعکس ہم جانتے ہیں کہ پولس رسول کئی بار مسیح کی خوشخبری پھیلاتے ہوئے اِذیتوں، تکلیفوں اور مُصیبتوں کا نشانہ بنا۔ کیا پولس کی لکھائی اِس لئے کمزور و ناقص تھی کہ اُس کے ہاتھ اِن اِذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے یا تو زخمی ہو چکے تھے یا بالکل ہی ناکارہ؟ اپنے اِلہامی خط کے ۴ باب کی ۱۵ آیت میں وہ گلتیہ کے رہنے والوں کو یاد دِلاتا ہے کہ تم مجھے اپنی آنکھیں بھی نکال کر دے دیتے۔ کیا پولس اِذیتیں سہہ سہہ کر اپنی آنکھوں کی بینائی بھی کھو بیٹھا تھا؟

اگر ایسا ہُوا ہو تو جھوٹے اُستادوں اور اُس میں اِس سے بڑا فرق اَور کیا ہو سکتا ہے؟ اُن کی تعلیم کی بُنیاد یہ تھی کہ اِذیتوں اور تکلیفوں سے بچ جائیں۔ اِس کے برعکس پولس رسول نے اپنا اِلٰہی پیغام اِذیتوں اور مصیبتوں کے باوجود لوگوں تک پہنچایا۔ اِس سے گلتیہ کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں پر واضح ہو گیا دونوں کی تعلیم و پیغام میں کتنا بڑا فرق ہے، اور اِس سے اُن کو سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے میں کافی مدد ملی ہو گی۔

پولس رسول یہ بھی واضح کرتا ہے کہ جھوٹے اُستاد لوگوں پر تو شریعت و قانون لاگو کرنا چاہتے ہیں مگر خود اُن کی پیروی نہیں کرتے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ یہ سب ریاکار و منافق تھے۔ یہ دوسروں کو اُن ضابطوں اور قوانین کا پابند کرنا چاہتے تھے جن کی پیروی وہ خود بھی نہیں کرتے۔ اُن کو لوگوں کی فلاح و بہبود کی کچھ پرواہ نہیں تھی، وہ ختنہ کروانے کا حکم دیتے تھے تاکہ وہ گھمنڈ و تکبر کر سکیں کہ اُنہوں نے کِتنے لوگوں کو خدا کے لئے جیت لیا ہے۔

پولس رسول نہیں چاہتا تھا کہ وہ باہر کی بے حقیقت چیزوں پر فخر کرے۔ وہ صرف ایک ہی چیز یعنی مسیح کی صلیب پر فخر کرنا چاہتا تھا۔ مسیح کی صلیب پر فخر کرنا اور دُنیا کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''چنانچہ یہودی نشان چاہتے ہیں اور یونانی حکمت تلاش کرتے ہیں، مگر ہم اُس مسیحِ مصلُوب کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ٹھوکر اور غیرقوموں کے نزدیک بے وقوفی ہے۔ لیکن جو بُلائے ہوئے ہیں، یہودی ہوں یا یونانی، اُن کے نزدیک مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت ہے، کیونکہ خدا کی بے وقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے اور خدا کی کمزوری آدمیوں کے زور سے زیادہ زور آور ہے۔'' (۱۔کرنتھیوں ۱:۲۲۔۲۵)

آج بھی ویسی ہی حالت ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کبھی اپنے نبی کو اِذیت و شرمناک موت نہیں دے گا۔ اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو خدا کے کردار و سیرت اور گناہ اور اُس کے نتائج کو نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ صلیب کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ یہ بے وقوفی کا نشان ہے، حالانکہ مسلمہ حقیقت یہ ہے کہ مسیح کی صلیب ہی ہے جس کے وسیلہ سے خدا بنی نوع اِنسان کو نجات و مخلصی دیتا ہے۔ ہم کون ہوتے ہیں کہ یہ دعویٰ کریں کہ ہم خدا سے بہتر جانتے ہیں۔

پولس رسول کہہ رہا ہے کہ دُنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور مَیں دُنیا کے اعتبار سے۔ جھوٹے نبیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ راستبازی صرف شریعت کے قوانین اور ضابطوں پرعمل کر کے ہی حاصل ہو سکتی ہے، مگر یہ ضابطے و قانون

نہ تو اِنسان کی اندرونی حالت کو تبدیل کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُس کے کردار و سیرت میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ طبیعت میں تبدیلی صرف اور صرف مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے آ سکتی ہے۔ صلیب پر مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے ہی ہماری بُری خواہشات میں اِس حد تک تبدیلی آ جاتی ہے کہ ہم پھر گناہ نہیں کرتے بلکہ خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باہر کی ظاہری حالت ہمیں راستباز نہیں بناتی بلکہ مسیح یسوع کی صلیب ہے جو ہمیں نیا اِنسان بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ پولس رسول ایک اَور مقام پر لکھتا ہے، جب ہم بپتسمہ لیتے ہیں تو مسیح کی موت میں شامل ہوتے ہیں، ہماری پُرانی اِنسانیت بھی ہمارے ساتھ دفن ہو جاتی ہے۔ جب ہم بپتسمہ کے پانی سے اُوپر اُٹھائے جاتے ہیں تو ایک نئی، پاک، بے گناہ و راستباز مخلوق بن جاتے ہیں۔

اِس سے ہمارے ذہن میں ایک اہم و ضروری سوال اُبھرتا ہے۔ کیا ہم محض ظاہری قِسم کے رسم و رواج کی پیروی کر کے راستباز بننے کی کوشش کر رہے ہیں یا مسیح کی صلیب کو گلے لگا کر پاک زندگی بسر کر رہے ہیں؟ کیا ہم دُنیا کے اعتبار سے اور دُنیا ہمارے اعتبار سے مصلوب ہو چکی ہے؟ کیا ہم ابھی تک اپنی پُرانی اِنسانیت کو تھامے ہوئے ہیں یا مسیح میں ایک نیا مخلوق بن گئے ہیں؟

پولس رسول کہتا ہے کہ وہ جو مسیح یسوع کے وسیلہ سے نیا مخلوق بنے ہیں، صرف وہی زندگی کا ابدی آرام اور خدا کے ابدی رحم و فضل کا تجربہ حاصل کریں گے۔ وہ اُنہیں خدا کا اِسرائیل کہتا ہے۔ یہودی لوگ یعنی اِسرائیلی قوم خدا

کی چُنی ہوئی ایک خاص قوم تھی، مگر اپنی نافرمانبرداری کی وجہ سے وہ اپنی زندگی میں خدا کا مقصد و منصوبہ پورا نہ کر سکے۔ اور اَب مسیح کے پیروکار ہیں جو سچا اِسرائیل بن گئے ہیں اور خدا کے سب وعدوں و برکات سے لطف اندوز ہوں گے جن کا اُس نے اپنے بندوں سے عہد کِیا ہے۔

روم کے صوبہ گلتیہ میں مسیح کی کلیسیاؤں کے سبب سے پولس رسول کو بہت تکلیف اور پریشانی اُٹھانی پڑی۔ اُس نے اِلتجا کی کہ کوئی بھی اُس کو اِذیت و تکلیف نہ دے کیونکہ وہ اپنے جسم پر مسیح کے نشان لئے پھرتا ہے۔ وہ لفظ نشان جو یہاں اِستعمال کر رہا ہے، اُس سے مُراد وہ ٹھپہ یا مہر ہے جو غلاموں کو اپنی ملکِیت ثابت کرنے کے لئے اُن کے جسم پر لگائی جاتی تھی۔ پولس کو مسیح کا وفادار بندہ ہونے کے سبب سے اِذیت وستم سہہ کر جو نشان لگے، اُن سے پتہ چلتا تھا کہ یہ مسیح کا غلام ہے۔ پولس نے مسیح کی خاطر لوگوں سے کلام بھی کِیا اور اُن کے لئے کام بھی کیا۔ اُس کو رد کرنا یا اُس کا اِنکار کرنا ایسے ہی تھا جیسے مسیح کو رد کرنا جس نے اُسے بھیجا تھا۔

پولس رسول اپنا یہ اِلہامی خط اِس دُعا کے ساتھ ختم کرتا ہے کہ مسیح کا فضل خط کے پڑھنے والوں کے ساتھ ہو کیونکہ صرف فضل کے وسیلہ سے ہم خدا کے ساتھ اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ بحال کر سکتے ہیں۔ کیا آپ مسیح کے فضل میں شامل ہیں؟